علاج شمسی
یعنی
آفتاب کی رنگا رنگ
شعاؤں سے امراض کا علاج

علاج شمسی

یعنی

آفتاب کی رنگا رنگ شعاعوں سے امراض کا علاج

پنڈت جوالا پرشاد جہا پرونشل سول سروس ممالک مغربی و شمالی

سنہ ۱۹۰۷ء

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

میں [illegible]ء میں تھیوسوفیکل سوسائٹی کا ممبر ہوا۔

یہی جستجو رہی کہ کسی طرح کوئی بات ایسی حاصل کروں جس سے بنی آدم کو فائدہ پہنچے
اسی تلاش میں تھا کہ جناب کرنل الکاٹ صاحب میرٹھ میں تشریف لائے جب
ان سے اسباب کا ذکر ہوا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم مسمریزم ہیلنگ کیوں نہیں سیکھ لیتے تم
میں اس علم کی قابلیت تو بہت [illegible] ہے کہ بہت جلد کامیاب ہو جاؤ گے
چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں [illegible] مریضوں کو اچھا کیا [illegible]
اس علم مسمریزم [illegible] امراض کے علاج کرنے کا شوق
دوبالا ہو گیا۔ مگر [illegible] مریض اس قدر [illegible] کا علاج کرنے کی فرصت
نہ ملتی تھی۔ [illegible] کر دیا۔ اور کسی
کو ہومیوپیتھی دوا [illegible] ان طریقوں
میں سے ایک کو بھی اچھا نہ پایا [illegible] سبقت لے جاتے
اور اسی واسطے کسی اور [illegible] صاحب کا رسالہ
تندرستی میری نظر سے گذرا۔ [illegible] کے علاج کرنے کے اصول لکھے ہوئے تھے
مگر ان کے طریقہ میں مختلف رنگوں کے مدور شیشوں کی ضرورت ہوتی تھی۔ وہ شیشے
یہاں ہندوستان میں کب ملتے تھے۔ اور اگر ملے بھی تو ہر ایک انکو خریدنے کی طاقت
کب رکھتا تھا۔ اسی واسطے بہت سوچ بچار کے بعد انہیں اصولوں کو کام میں
لانے کا ایک نرالا ہی ڈھنگ نکالا۔ اور جس کو آج کام میں لاتے ہوئے مجھے بارہ برس
ہو چکے ہیں۔ یہ علاج اور سب علاجوں پر سبقت لے جائیگا۔ اول تو گولیوں میں
دوا تیار ہوتی ہے۔ دوسرے سہل الاصول ہے۔ تیسرے ایسا موثر کہ [illegible] چوتھے
یہ علاج ہندوستان کے باشندوں کیلئے خاص کر بہت اچھا ہے کیونکہ جب

حجۃ الاسرار شاہ ولایت ۔ فی شطح سلاطین ۔

مصنف

جہابن ضلع متھرا

سے راستی موجب رضائے خداست
کس ندیدم کہ گم شد راہ راست

علاج شمسی

باب اول

تشخیص امراض

کہتے ہیں کہ انسان پانچ تتوں کا بنا ہوا ہے اور ہر ایک تتو کا علیحدہ علیحدہ رنگ ہوتا ہے تو یوں کہنا چاہیئے ۔ کہ انسان تتوں کا کیا بلکہ رنگوں کا بنا ہوا ہے جب سب رنگ اپنے اپنے انداز سے جسم میں موجود رہتے ہیں ۔ تو آدمی تندرست رہتا ہے اور جہاں کسی رنگ کی کمی یا بیشی ہوئی ۔ وہیں آدمی کو کوئی مرض کھڑا ہو جاتا ہے ۔ اگر اس رنگ کی کمی بیشی کو دور نہ کیا جاوے ۔ تو ایک مرض کے ساتھ نو مرض اور لگ جاتے ہیں ۔ مگر علاج اسی ابتدائی مرض کا کرنا چاہیئے یعنی جس رنگ کی کمی و بیشی سے وہ ابتدائی مرض پیدا ہوا تھا ۔ اسی رنگ کو گھٹانا یا بڑھانا چاہیئے ۔ جب اس رنگ کی کمی بیشی دور ہو جاویگی ۔ تو وہ ابتدائی مرض اور اس کے سبب جو اور امراض پیدا ہو گئے تھے ۔ وہ سب دور ہو جاوینگے ۔

رنگوں میں تین رنگ بڑے ہیں ۔ سرخ اور نیلا ۔ اور ان کا درمیانی رنگ پیلا ہے اور یہی تینوں قوس و قزح کے بڑے رنگ ہیں ۔ اب ہم کو یہ معلوم کرنا ہے کہ مریض میں کون سے رنگ کی کمی ہے اور اس کمی کو ہم کیونکر پورا کریں ۔ رنگ کو پورا کرنے کی ترکیب علاج میں بیان کی جاویگی ۔ اس جگہ تو صرف رنگوں کی کمی معلوم کرینگے

طریقے لکھے جاتے ہیں - تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جس شخص میں سُرخ رنگ کی کمی ہو جاتی ہے - وہ اکثر سُست اور کاہل رہتا ہے - اور اسے نیند بہت آتی ہے - بھوک کبھی کم ہو جاتی ہے - اور اکثر قبض میں مبتلا رہتا ہے - اور اگر نیلے رنگ کی کمی ہے تو اس میں غصہ زیادہ ہوتا ہے - اور اس سے نچلا نہیں بیٹھا جائیگا - اور کبھی کبھی جان بھی گرم ہو جایا کریگا - اور کاہے گاہے وہ چار دست بھی آ جایا کرینگے - مگر ان کوش بالا علامتوں سے پورا پورا حال نہیں کھلتا - کہ کون سے رنگ کی کمی ہے میں نے تجربہ سے معلوم کیا ہے کہ مفصلہ ذیل چار چیزوں کے رنگ سے پورا پتہ مل جاتا ہے

(۱) آنکھوں کا رنگ - (۲) ناخن کا رنگ -

(۳) پیشاب کا رنگ - (۴) پاخانہ کا رنگ

اس سے مراد یہ ہے کہ جس شخص میں سُرخ رنگ کی کمی ہے - تو آنکھیں اور ناخن نیلگوں ہونگے اور پیشاب و پاخانہ کا رنگ بھی نیلا یا نیلگوں ہوگا - اور اگر کسی رنگ کی کمی نہ ہو - تو آنکھیں گلابی - ناخن سُرخی - پیشاب سُرخی مائل زرد اور پاخانہ کچھ پیلا یا سُرخ ہوگا یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دوا جو دی جائے - اس کی مقدار رنگ کی کمی پر ہونی چاہیے - اگر زیادہ کمی ہے تو زیادہ دوا دی جائے - اور مقدار میں بھی زیادہ ہو اور اگر خفیف کمی ہو تو کم دوا دی جائے - اور زیادہ دی جائے مثلاً ہیضہ میں یا پاگل کتا کاٹ کھائے - اور سانپ کا زہر ایک بہت زیادہ ہو جایا کرتا ہے تو ایسی حالتوں میں دوا جلدی جلدی اور مقدار میں بھی زیادہ دینی چاہیئے

بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ کوئی رنگ جسم کے کسی ایک حصہ میں زیادہ جمع ہو جاتا ہے جیسے کہ پھوڑے پھنسی - گنجی - سر درد - فالج اور دکھتی آنکھوں وغیرہ میں ہوا کرتا ہے - مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ صرف اسی جگہ رنگ کی زیادتی ہو گئی ہے - بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ اس خاص رنگ کی زیادتی کل جسم میں ہے - اور ایک جگہ جسم میں اس کا ظہور ہو گیا ہے - لہٰذا ایسی حالتوں میں اندرونی اور بیرونی دونوں علاج کرنے چاہئیں -

مرض کی تشخیص چار چیزوں کے رنگ سے کرنی چاہیے - اگر صرف آنکھ

کے رنگت تشخیص کر لو گے۔ تو دھوکا کھا جاؤ گے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص کمزور ہے۔ اور دماغی
کام بکثرت کرتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ ہوگا کہ آنکھیں گلابی نظر آئیں گی جس سے بظاہر
یہ نتیجہ نکالو گے کہ اس میں سرخ رنگ زیادتی پر ہے۔ مگر نہیں۔ اس کی کمزوری سرخ
رنگ کی کمی پر دلالت کرتی ہے۔ آنکھوں کے گلابی ہونے کا باعث یہ ہے کہ چونکہ
وہ دماغی کام زیادہ کرتا ہے۔ اس واسطے بباعث کمزوری سارے بدن کی گرمی
سمٹ کر دماغ میں جا جمع ہوتی ہے جس سے آنکھیں گلابی ہو جاتی ہیں۔ مگر
چاروں چیزوں کا رنگ دریافت کر کے جو تشخیص کی جائے وہ درست ہوتی ہے۔

اس کے متعلق ایک اور بات لکھنا ہے جس کو تشخیص کرنے کے وقت ذہن
میں ضرور رکھنا چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ [illegible] آنکھوں میں نیلا رنگت قدرتی
طور پر زیادہ ہوا کرتا ہے اور ایسا ہی سرد ملک کے باشندوں کا حال ہے
مگر باقی تین چیزوں کا رنگ دریافت کر کے جو تشخیص کرو گے تو تشخیص ٹھیک ہوگی۔
ایک علامت اور ہے جو تشخیص کرنے میں بہت مددگار ہے۔ اور جس کے
ذریعہ سے مرض کی تشخیص ہو سکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مریضوں کے ہاتھ
کے ناخنوں پر [illegible] کسی کی دھاریں لکیریں سی ہوں گی اور [illegible] زیادہ ہوں گی۔ اگر
کسی کی موٹی اور زیادہ ہوں تو ان لکیروں سے سمجھنا چاہیئے کہ اس کے جسم
میں بلغم کی زیادتی ہے۔ [illegible] سرخ رنگ کی [illegible] مزاجیوں کے ناخن
ایسی لکیروں سے پر ہوتے ہیں [illegible] زیادتی ظاہر ہوتی ہے۔ انکو
سرخ یا نارنجی رنگ مفید ہوا کرتا ہے۔

میں یقین کرتا ہوں کہ تشخیص کے بارے میں جو جو ضروری باتیں
ایسے چھوٹے سے رسالہ میں بیان کی جا سکتی ہیں سب بیان کر دی گئی ہیں۔ اب
میں طریقہ علاج بیان کرتا ہوں۔

باب دوم

(طریقہ علاج امراض بذریعہ رنگ)

ڈاکٹر بیٹ صاحب کے طریقہ علاج میں مختلف رنگوں کی روشنیوں کی ضرورت

ہوتی ہے ۔ چونکہ وہ یہاں ہندوستان میں دستیاب نہیں ہو سکتے ہیں ۔
اس واسطے بہت سوچ بچار کے بعد یہ دو ترکیبیں نکالیں ۔ جو ایسی سادی اور
سستی ہیں ۔ کہ اس سے بہتر اور کوئی ترکیب عوام کے فائدے کے واسطے
نہیں ہو سکتی ہے ۔ وہ یہ ہیں ۔ اور ان کیواسطے ان دو قسم کی چیزیں درکار
ہوتی ہیں ۔

(۱) مختلف رنگوں کی بوتلیں ۔ (۲) مختلف رنگوں کے شیشے

طریق اوّل ۔ بوتلوں کو خوب گرم پانی اور کنکر ڈالکر صاف اور چمکتا
کرلو ۔ اندر اور باہر دونوں طرف سے صاف اور شفاف ہو جائیں ۔ ان صاف
شدہ بوتلوں میں کنوئیں کا تازہ پانی [illegible] کا نکلا ہوا پانی یا بارش کا پانی
بھر کر تیز دھوپ میں رکھ کر دو گھنٹہ کیواسطے رکھ دو اور بوتل میں کاک لگا دو
بس یہ پانی دوائی بن جائیگا ۔ مگر یاد رہے کہ یہ دو گھنٹے کی میعاد کم سے کم رکھی گئی
ہے جتنی زیادہ دیر بوتل دھوپ میں رہیگی ۔ اسی قدر زیادہ اثر پانی میں آجائیگا
دن بھر بھی دھوپ میں رکھی رہے تو کچھ مضائقہ نہیں ۔ بلکہ اچھا ہے ۔ ظاہراً
یقین نہیں آتا [illegible] کیا پانی اثر اس طرح [illegible] جائیگا ۔ مگر نہیں ۔
آزما دیکھو ۔ [illegible] ایک نیلے رنگ کی بوتل لیکر اس میں
پانی بھر کر جیسے [illegible] دو گھنٹے تک دھوپ میں ہی
رکھا رہنے دو ۔ اس وقت [illegible] چھری یعنی [illegible] کر اپنے
ہاتھ میں کٹوا لو ۔ اور اس نیلی بوتل کے گرم گرم پانی میں کپڑے کی گدی تر کرکے
زخم پر رکھ لو ۔ اور تھوڑا تھوڑا پانی بوتل میں سے لیکر اس پر ٹپکاتے رہو ۔
کوئی پانچ یا دس منٹ اس طرح کرنا کافی ہوگا ۔ نہ تو درد رہیگا اور نہ
سوجن [illegible] ہوگا ۔ مگر ایسے نیلے رنگ کی بوتل لیجیو ۔ کہ جس کا عکس
اگر سفید کاغذ پر ڈالا جاوے ۔ تو بالکل آسمانی رنگ ہو یعنی اس عکس
میں سرخی کی ذرا بھی جھلک نہ ہو ۔

نیلے شیشے [illegible] کی بوتل کے عکس میں سرخی ہوتی ہے ۔ اس رنگ
کا نام اس کتاب میں [illegible] رکھا گیا ہے [illegible]

ان بوتلوں کا پانی تیسرے دن پھینک دینا چاہیے - اور پھر دوبارہ
بوتلوں کو صاف کر لینا چاہیے - شیشے کی صفائی تو علیٰ علاج ہے - کیونکہ اگر
شیشہ بوتل کا صاف نہ ہوگا - تو پانی میں اثر حسب دلخواہ نہیں آویگا - اور
اس کا اثر بھی کم ہوگا -

یہ پانی بوتلوں کا دوائی کے طور پر پیا جاتا ہے - اور نیز جسم کے خاص
خاص امراض میں لگانے کے کام بھی آتا ہے - پینے کے لئے معمولی امراض میں
بالغ آدمی کے واسطے آدھی چھٹانک پانی کو ایک خوراک سمجھنا چاہیے - جیسے ضرورت
ہو - ویسے ہی کچھ ٹھہر کر یہ پانی پلانا چاہیے - مگر یاد رہے کہ پرانی بیماریوں کا
علاج آہستگی سے ہونا چاہیے - اگر زیادہ پانی ایک دم پلا دو گے - تو جسم
یکایک اس رنگ کو جذب نہیں کریگا - اجتماع ضدین سے نقصان کا اندیشہ
ہے - مگر باہر جسم پر لگانے کے واسطے کوئی مقدار مقرر نہیں کی جا سکتی - مثلاً اگر
جسم پر کوئی زخم ہو - تو اس کو جا ہے جتنے پانی سے دھو ڈالو - کوئی حرج نہیں ہوگا -
اب اور [illegible] انہی کے [illegible] کے لئے [illegible] حرج [illegible] اثر [illegible] روز تک نہیں
دکھائی دیتا - اس وقت کے واسطے مختلف رنگوں کی بوتلوں میں مصری
یا نبات سفید کو [illegible] دھوپ میں [illegible] روز تک رکھ چھوڑو -
گاہے گاہے اس بوتل کو ہلا دیا جاوے - تاکہ سب مصری کے ذرے بوتل کے
رنگین عکس سے موثر ہو جاویں - [illegible] اور پانی تیار نہ ہو سکے - تو اس
مصری کو بہت تھوڑا تھوڑا دینا چاہیے - مثل پانی کے اثر کریگی -

ایک اور بھی ترکیب پچھلے سال تجربہ میں آئی ہے - اور چونکہ وہ نہایت
ہی مفید دیکھی گئی ہے - اس واسطے اس کا اس جگہ لکھ دینا نہایت ہی ضروری
ہے - وہ یہ ہے کہ میرے چھوٹے بھائی نے ہلکی نیلی بوتل میں سرسوں کا تیل بھر
کر چالیس روز تک دھوپ میں رکھ چھوڑا - پھر اس کو مختلف موقعوں پر کام
میں لایا گیا - نہایت ہی مفید پڑا - یعنی ان کے ایک نوکر کو حالت میں نمونیا
ہو گیا - وہ ڈاکٹر صاحب کے پاس چلا گیا - انہوں نے کچھ دوا دیدی - اور
کہہ دیا - کہ تینوں خوراک دن کے بیچ میں پلا [illegible] گھبرایا ہوا تھا - اس

کی سمجھ میں نہیں آیا - گھبرا کے تک تینوں خوراکیں پی گیا - اس دوا سے اس
کے دماغ میں اس قدر گرمی چڑھ گئی - کہ وہ تو بکنے لگا کہ یہ کیسے - کہ چھت
میں دس سانپ لٹکے ہیں - باوجودیکہ صرف دو ہی شہتیر تھے - اور کبھی کہتے
کہ یہ دیکھو بڑے بڑے دانت والے آدمی مجھ کو چھت میں سے منہ نکال کر ڈراتے
ہیں - ان کو ہٹاؤ اور مجھے بچاؤ - اس حالت میں ہلکی نیلی بوتل کا تیل کوئی
چار یا پانچ منٹ سر پر ملا گیا تو وہ ہوش میں آ گیا اور ٹھیک ٹھیک باتیں کرنے
لگا - اسی طرح ایک لڑکی کو گنٹھیا ہو گئی یعنی اس کے بائیں طرف کے جوڑ سوج
گئے - اور نہایت درد کرنے لگے - اس وقت گہری نیلی بوتل کا تیل لگایا گیا - ۲۴
گھنٹہ میں بالکل ان جوڑوں کا درد جاتا رہا مگر دائیں ہاتھ کی کلائی سوج گئی
اور درد ہونے لگا - اس جوڑ پر [illegible] وہی تیل لگایا گیا بالکل آرام ہو گیا - اور
اس کا بخار بھی ہلکی نیلی بوتل کا پانی پلانے سے جاتا رہا - گویا ۴۸ گھنٹہ میں بالکل
شفا ہو گئی -

اور یہ تیل دماغ کے واسطے نہایت ہی مفید دیکھا گیا ہے - جن کو دماغی
کام زیادہ کرنا [illegible] ان کے لئے تو اکسیر ہے - [illegible] کے بھورے بال
تھے - اور سر سیاہ [illegible] اس کو یہ تیل لگایا گیا [illegible] ہو گیا - اور بال
بھی بھورے سے [illegible] - کہ شاید سفید بال
بھی کچھ عرصہ تک اس تیل [illegible] ہو جاتے ہیں - اور گنج اور کھجلی
کے واسطے بھی یہ تیل ایسا ہی مؤثر ہے یعنی جو درد یا بیماریاں گرمی کی زیادتی
سے ہوں - ان میں یہ ہلکی نیلی بوتل کا تیل نہایت ہی سود مند ہوتا ہے - سرخ
بوتل میں بھی [illegible] کا تیل بھر کر چالیس روز تک رکھا تھا - اس سے کھانسی
والوں کو نہایت ہی فائدہ ہوا یعنی گہری نیلی بوتل کا پانی پینے کو دیا گیا -
اور سرخ بوتل کا تیل چھاتی پر ملنے کو بتایا گیا - بالکل سحر کا سا اثر اس تیل نے
کیا یعنی جو سردی کی زیادتی سے درد یا بیماری ہو - وہ اس سرخ بوتل کے تیل
سے دور ہو جاتی ہے - جیسے سرخ بوتل کا تیل نامردی کے واسطے بھی مفید ہے - اسی
طرح اور رنگوں کی بوتلوں میں بھی تیل بنا کر آزمایا جا سکتا ہے - ضرور

فائدہ مند ہوگا اور یہ بھی ایک ڈاکٹر صاحب نے آزما کر دیکھا ہے۔ کہ سونف
یا گلاب کا عرق اگر نارنجی بوتل میں رکھ کر دھوپ دی جاوے تو اچھا مسہل
کا کام دیتا ہے۔
یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بال لیمپ کی روشنی کے ذریعہ سے نہیں تیار ہو سکتا
سورج کی روشنی ضرور ہے۔

طریق دوم۔ اس طریق میں مختلف رنگوں کی روشنیوں سے کام
لیا جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ رنگین شیشے خرید لئے جاویں۔ جیسے کہ کھڑکی اور
دروازوں پر اکثر رنگ برنگ کے لگا دیا کرتے ہیں۔ ان کو حفاظت کے واسطے
سیمنٹ کی طرح چوکھٹوں میں لگوا کر رکھ لیا جاتا ہے۔ جب کسی حصہ جسم میں
کسی خاص رنگ کی ضرورت ہو۔ تو اسی رنگ کا شیشہ لیکر دھوپ میں بازو کے
کے نزدیک بیٹھ کر [illegible] اس شیشہ کو بہت قریب رکھکر عکس ڈالو۔
اور اگر سارے جسم میں کسی خاص رنگ کی ضرورت ہے۔ تو سارے جسم پر عکس
ڈالنا چاہو۔ تو ایک کھڑکی کے سوا باقی سب روزن روشنی آنے
کے بند کردو۔ جیسا کہ فوٹو والے لوگ اپنا ڈارک روم یعنی اندھیرا کمرہ بناتے ہیں
مگر وہ لوگ صرف سرخ کا [illegible] سرخ روشنی آنے دیا کرتے ہیں۔ اور اسی
روشنی میں جو کام کرنا ہے کر لیتے ہیں۔ اگر اس سرخ روشنی کو بھی نہ آنے
دیا جاوے۔ تو کمرہ میں اندھیرا ہو جاتا ہے۔ اس طریقہ میں بھی ایسا ہی
اندھیرا گھپ ہونا چاہئے۔ جس رنگ کی روشنی درکار ہووے۔ اسی رنگ
کے شیشہ کو لیکر کھڑکی میں لگا دیا جاوے۔ اور اس میں سے ہی روشنی
آنے دو۔ گویا کھڑکی میں رنگین شیشہ لگانے کا انتظام ایسا ہونا چاہئے۔ کہ
اگر اس رنگین شیشہ کو ہٹا کر تختے کا اسی قدر بڑا ٹکڑا لگا دیا جاوے۔ تو
اندھیرا گھپ ہو جاوے۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی اور روزن خواہ چھوٹا یا بڑا غیر
روشنی آنے کے واسطے نہیں چھوڑنا چاہئے۔ ایسا کمرہ اگر بنا لیا جاوے۔ تو دیکھئے
کہ کیسی جلد ہی مریض کو آرام ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی مریض بخار میں گھبراتا ہوا آوے
اس کو اس کوٹھڑی میں داخل کر کے دروازہ بند کر دو۔ نیلا شیشہ کھڑکی میں

لگا دو۔ آدھ گھنٹہ یا گھنٹہ اسے وہاں بیٹھا یا لیٹا رہنے دو۔ اور پھر اس
کو مقیاس الحرارت سے امتحان کرو۔ زمین آسمان کا فرق پاؤ گے۔ آدھے
گھبرانا اور جاوے مسکرانا۔ یہ اس دوسرے طریقہ کی خوبی ہے۔

روشنی کا علاج لیمپ کے ذریعہ بھی ہو سکتا ہے۔ گو پانی لیمپ کی روشنی
سے تیار نہیں ہو سکتا۔ وہ اس طرح کہ ایک لالٹین لے لی جاوے۔ اس میں
ایسی ترکیب رکھی جاوے۔ کہ چاروں شیشے جب چاہو۔ تب نکال لو۔ اور
دوسرے چار شیشے اور قسم کے لگا لو۔ اگر کل کمرہ کو ایک خاص رنگ کی روشنی
سے بھرنا ہے۔ تو چاروں شیشے اسی رنگ کی لالٹین میں لگا دو۔ اور اگر جسم
کے خاص حصہ پر روشنی ڈالنی منظور ہے۔ تو صرف ایک شیشہ لالٹین کا نکال لیا
جاوے اور اس کی جگہ رنگین شیشہ لگا دیا جاوے۔ اور اس رنگ کی روشنی
اس خاص حصہ جسم پر ڈالی جاوے۔ اس کے متعلق جو اور باتیں ہیں۔
وہ اپنے اپنے موقعہ پر بیان کر دی جائیں گی۔ اب میں ہر ایک رنگ
کی تاثیر لکھنا چاہتا ہوں۔

باب چہارم

نیلے سے مراد ہلکا نیلا ہے جیسے کہ آسمان کا رنگ ہوتا ہے

نیلا رنگ

قدرت نے نیلے رنگ کو بڑا کارآمد بنایا ہے۔ کہیں میں نے یہ بھی لکھا دیکھا
تھا کہ نیلا بمنزلہ زندگی ہے۔ اور سرخ بمنزلہ موت ہے اور معلوم بھی ایسا
ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ نباتات وحیوانات سب ہی اس چرخ نیلگوں کے نیچے
پرورش پاتے ہیں۔ اور یہی نیلا آسمان ہماری زمین کے چاروں طرف
محیط ہے۔ نیلا رنگ بہت ٹھنڈا اور قابض ہے۔ یہ رنگ اس وقت
کام میں لایا جاتا ہے۔ جبکہ یا تو سارے جسم میں یا کسی خاص حصہ میں حرارت

بڑھ گئی ہو اس سے مریض کو بڑا آرام پہنچتا ہے۔ اور بعض دفعہ تو ایسا جلد ہی
اثر کرتا ہے کہ انسان متحیر ہو جاتا ہے۔ میرٹھ میں ایک عورت پاگل ہو گئی
تھی۔ اس کے چہرے پر نیلی روشنی منٹ سے بھی کم ڈالی تھی۔ کہ اس
کو بالکل آرام ہو گیا۔ ہوش کی باتیں کرنے لگی۔ میں نے یہ بھی تجربہ کیا ہے
کہ یہ نیلا رنگ جانوروں کو بھی بڑا مفید ہے۔ اور خاص کر کتے کی تو جان
ہے۔ اگر کتوں کو نیلی بوتل کا پانی گرمیوں میں پلایا جائے تو ان کے پاگل
ہونے کا خطرہ جاتا رہتا ہے۔ ایک دفعہ میرے پاس پورے ایک درجن کتے
ہو گئے تھے۔ ان کو دودھ میں نیلی بوتل کا پانی ملا کر دیا کرتا تھا۔ گرمی بھر
ان کو تکلیف کسی قسم کی نہیں ہوئی۔ نہ تو وہ بیمار ہوئے اور نہ زیادہ پانی پیا
اور اچھے موٹے تازے ہو گئے۔ حقیقت میں پاگل کتے کے کاٹے کی دوا اگر ہے تو
یہ نیلی بوتل کا پانی ہے۔ [illegible] کو تو میں آرام کر چکا ہوں۔ ایک تو یہ تھا۔
جسے پاگل کتے نے کاٹ کھایا تھا۔ اور دو آدمی اور تھے جن کو پاگل [illegible]
نے گھر میں گھس کر کاٹا تھا۔ مگر ان کو یہ کہنا مناسب ہے کہ تینوں میرے پاس
ابتداء مرض کی حالت میں پہنچ گئے۔ ان کا بدن گرم تھا۔ بھوک جاتی رہی تھی
اور روشنی بری معلوم ہوتی تھی۔ مضطرب [illegible] جلدی [illegible] تھی۔ اور دم بدم
پانی مانگتے تھے۔ [illegible] کی [illegible] تھی۔ آٹھ دن میں تو
بالکل آرام ہو گیا۔ ان میں [illegible] کیا گیا۔ کہ تین روز تک تو
نیلی بوتل کا پانی پیا۔ سب علامات ظاہر رفع ہو گئی تھیں۔ زخم خشک ہو گیا
تھا۔ پھر پانی پینا چھوڑ دیا اور زہر جسم میں باقی رہ گیا تھا۔ پندرہ روز بعد
پھر بیماری نے آن پکڑا۔ زخم بھی ہرا ہو گیا۔ بدن بھی گرم رہنے لگا۔ پھر اس
نے لگ کر آٹھ دس روز تک متواتر نیلی بوتل کا پانی پیا۔ اور بالکل اچھا ہو گیا

ان تینوں مریضوں کا جو علاج کیا۔ وہ مفصل طور پر بیان کرتا ہوں۔
تاکہ پورے طور پر واقفیت ہو جائے۔ ان کا علاج میں نے دو طرح کیا
تھا۔ ہر زخم پر نیلی روشنی ڈالی۔ اور اس کو نیلی بوتل کے پانی سے بار بار دھویا۔
بلکہ ایک کپڑے کی چھوٹی سی گدی بنا کر نیلی بوتل کے پانی میں تر کر کے زخم پر رکھا اور

پینے کے واسطے پہلے "تین یوم تک تین تین گھنٹے میں آدھی آدھی چھٹانک پانی
پلاتے رہے۔ اور اس کے بعد صرف ایک دفعہ آدھی چھٹانک سوتے وقت
دیدیا جاتا تھا۔

ہماری رحم دل گورنمنٹ اگر علاج مذکورہ بالا کے تجربے کرائے تو نہایت
اچھا ہو۔ اور تجربہ کرنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ پاگل کتوں پر
یا ان پر جو پاگل ہونے والے ہیں۔ یہ علاج آزمایا جائے۔ اگر نیلا رنگ پاگل
کتوں کو آرام کر دے۔ تو صاف ظاہر ہو جائیگا۔ کہ آدمیوں کو بھی جنہیں پاگل
کتے نے کاٹا ہو یہ نیلا رنگ آرام کر دیگا۔

یقین ہے کہ جب ڈاکٹر صاحبان اس کے بہت سے تجربے کرینگے۔ تو ان کو
پورے طور پر معلوم ہو جائیگا۔ کہ نیلا رنگ اس مرض کو کیوں آرام کر دیتا ہے
میں چونکہ علم ڈاکٹری سے ناواقف ہوں۔ اس واسطے میں ایسی وجوہات نہیں
دے سکتا ہوں۔ جس سے ڈاکٹر صاحبان کو یقین آجائے۔ لیکن اتنا کہہ سکتا ہوں
کہ پاگل کتے کے کاٹنے سے جسم میں حرارت نہایت درجہ بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ
حرارت نیلے رنگ کی ٹھنڈک سے دفع ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ دو چار مریضوں پر
آزما کر دیکھا گیا۔ ایک اور واقعہ ہے۔ جس کا اس جگہ بیان کر دینا نہایت
ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک دفعہ میرے ایک سائیس کو کسی نے زہر دیدیا تھا۔ اور
مجھ کو اس وقت خبر ہوئی۔ جبکہ [illegible] لوٹ پوٹ ہو کر پیچ و تاب
کھا رہا تھا۔ زہر نے ایسا جلد اثر کیا کہ کوئی دس منٹ میں گلا اکڑ گیا۔ ہاتھ پیر
ہلانے سے بند ہو گیا۔ اور آنکھیں بھی پتھرا گئیں۔ اور سانس بھی بہت آہستہ آہستہ
چلنے لگا۔ مجھ کو اپنی نیلی بوتل کا اس وقت خیال آیا۔ اسی وقت آدمی دوڑایا
جو دو چار اشخاص پاس کھڑے تھے۔ انہوں نے کہا کہ صاحب کیوں اس غریب مرتے
کو جان کندنی کے وقت تکلیف دیتے ہو۔ میری بھی کچھ سمجھ میں آگیا۔ کہ یہ سچ
تو کہتے ہیں۔ مگر طبیعت نے نہ مانا۔ بوتل کے آتے ہی تھوڑا سا پانی اس کے منہ
میں ٹپکا ہی دیا۔ غضب کوئی ایک تولہ پانی اس کے حلق کے نیچے اترا ہوگا کہ وہ تو
سانس پہلے سے اچھی طرح لینے لگا۔ نہایت ہی تعجب ہوا۔ اور پانچ ہی منٹ گذرے

ہو نگے کہ وہ تو آنکھیں بھی ہلانے لگ گیا۔ مختصر یہ کہ آدھ گھنٹہ کے اندر اندر کھڑا
ہو کر چلنے لگا۔ اس کے بعد دو چار روز تک دودھ میں ملا کر دیتا رہا۔ بالکل اچھا
ہو گیا۔ اس واقعہ کو مشرح طور پر اس واسطے بیان کیا ہے کہ آج تک اس بیماری
کی مجرب دوا کسی نے نہیں معلوم کی ہے۔ مجھ کو یقین ہے کہ یہ نیلا رنگ ہیضہ
کے واسطے بھی بڑا عمدہ پایا جائیگا۔ میرا تجربہ اس بارے میں بہت محدود ہے۔
صرف ایک مریض کو میں نے آرام کیا ہے۔ چونکہ یہ بیماری نہایت مہلک ہے۔ اس
واسطے بباعث خوف زیادہ مریضوں پر نہیں آزمایا۔ مگر مجھ کو کامل یقین ہے کہ ہیضہ
کی ابتدائی حالت میں نیلی بوتل کا پانی آرام کر دیگا۔ اور اگر آخری وقت آپہنچا
ہو۔ تو سُرخ یا نارنجی بوتل کا پانی شفا بخش ہوگا۔

اس ہیضہ کی بیماری میں کئی ایک علامات ایک دم اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ وہ
علامات اگر فرداً فرداً ہوں تو ان کو یہ نیلا پانی قطعی آرام کر دیتا ہے۔ لہذا قرین
قیاس ہے کہ جب کل علامات جن کو کہ نیلا پانی دور کرتا ہے۔ ایسا ہی جسم پر
ایک ہی وقت جمع ہو جاویں۔ تو نیلی بوتل کا پانی کیوں نہیں فائدہ دیگا۔ مثلاً
پیاس ہو تو نیلا پانی آرام کر دیتا ہے۔ اعضاء کی اینٹھن بھی نیلی روشنی سے جاتی
رہتی ہے۔ اور یہ نیلی بوتل کا پانی پیشاب بھی زیادہ لاتا ہے۔ قے آتی ہوں۔ تو
بھی نیلے پانی سے آرام ہو جاتا ہے۔ اسہال آتے ہوں تو بھی نیلا پانی کارگر ہوتا
ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ سب علامات ایک ہی وقت ایک جسم میں جمع ہو جاویں
تو نیلا پانی ان کو کیوں نہ دور کرے۔

جس آدمی کو نیلی بوتل سے آرام ہوا۔ اس کو تین ہی دفعہ پانی پلانے سے
جو علامات زیادہ خراب سمجھی جاتی ہیں۔ وہ دور ہو گئیں اور پانچ یا چھ گھنٹہ میں
بالکل راضی ہو گیا۔

مگر سوچنا چاہئے کہ ہیضہ کیا چیز ہے۔ میری رائے میں تو کسی باعث سے
یکایک جسم میں گرمی بڑھ جاتی ہے۔ یا یوں کہو کہ سُرخ رنگ کی زیادتی کمال
ہو جاتی ہے۔ یہ گرمی خاص منبع زندگی یعنی ناف پر جا اثر کرتی ہے۔ کہ جس سے
زبان اور پیران کی گانٹھ کھل جاتی ہے۔ اور دست اور قے جاری ہو جاتے ہیں

ابھی یہ تجربہ کرنا باقی ہے۔ کہ ایسے مریض کی ناف پر نیلی بوتل کے پانی سے کپڑا تر کر کے رکھا جائے تو بھی ان علامات میں کچھ فرق پڑتا ہے۔ یا نہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ اچھے کھلے چنگے جوان آدمی جن میں سرخ رنگ بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ انہیں کو ہیضہ زیادہ آ گھیرتا ہے۔ اور جو کہ دائم المرض ہوتے ہیں ان کو ہیضہ میں مبتلا ہوتے کبھی نہیں سنا ہوگا۔ بلغمی مزاج کے آدمیوں کو جبکہ بلغم کا زور ہو کبھی ہیضہ نہیں ہوتا۔ ایک بات اور بھی قابل بیان ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک دیسی صاحب جو ڈاکٹر تھے۔ ایسے مریضوں کو دن میں چار دفعہ غسل کرایا کرتے تھے۔ جس سے بہت لوگوں کو شفا ہو جاتی تھی۔ اور ہیضہ کے دنوں میں بھلے چنگے آدمی ہوتے تھے۔ ان کو بھی یہ ہی ہدایت تھی۔ کہ دن بھر میں تین یا چار دفعہ نہایا کرو۔ تو تم میں ہیضہ کبھی نہیں ہوگا۔ ان کا قول تھا کہ اگر ہیضہ ہونے پر انسان دریا میں نہائے تو کبھی نہ مرے۔

نیلی بوتل کا پانی بھی ایسا ہی اثر رکھتا ہے۔ کہ اگر ہیضہ کے دنوں میں خواہ مخواہ پیا جائے۔ تو ہیضہ سے محفوظ رہے گا۔ ایسی حالت میں صرف سوتے وقت تھوڑا سا پانی پی لینا چاہئے۔ اس سے جسم میں حرارت نہیں بڑھنے پائی اور اسی واسطے ہیضہ نہیں ہوگا۔ ہیضہ کے دنوں میں گرم چیزیں کھانا کم کر دینا چاہئے۔ اور ٹھنڈی چیزیں استعمال میں لائیں۔ تو بہت اچھا ہے۔

یہ سخت غلطی کی بات ہے۔ کہ ہیضہ کی حالت میں لوگ گرم دوائیں دیتے ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ البتہ گرم دوائیں آخری وقت پر دی جائیں۔ تو فائدہ ممکن ہے۔ کیونکہ ہیضہ میں ایک دفعہ گرمی خوب بڑھ کر جو کم ہوتی ہے تو بالکل ہی ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ اس واسطے جب مریض میں گرمی بالکل کم دکھائی دے۔ تو اس وقت گرم دوائیں دینے سے جان پڑ جاتی ہے۔ اور بدن میں گرمائی آ جاتی ہے۔ مگر گرمائی آنے کے ساتھ اگر ہیضہ کے علامات پھر از سر نو تازہ ہو جاویں۔ تو پھر نیلے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح پر سرخ اور نیلے رنگ سے مریض کا علاج کرنا چاہئے۔ جس وقت جس رنگ کی ضرورت ہووے دیا جاوے تو یقین ہے کہ مریض صحت یاب ہو جائیگا۔

ایک بات اور بھی دیکھی گئی ہے - وہ یہ ہے کہ ہیضہ صاحبان انگریز میں زیادہ ہوا کرتا ہے - باعث یہ ہے کہ یہ لوگ سرد ملک کے رہنے والے ہیں - اس واسطے ان کو گرم چیزیں کھانے کی عادت ہوتی ہے - اور ہندوستان میں بھی آن کر وہی گرم گرم چیزیں کھاتے رہتے ہیں - اور یہ مرض جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے - گرم مزاجوں کو زیادہ دق کرتا ہے - اس واسطے ان کو یہ بیماری زیادہ ہوا کرتی ہے - اور کچھ باعث یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ لوگ ہیضہ کا نام سنتے ہی بہت ڈر جاتے ہیں - اور آپ جانتے ہیں کہ ڈرا سو مرا - انگریزوں کے واسطے سب سے بہتر یہ ہے کہ ہیضہ کے دنوں میں گوشت اور شراب قطعی چھوڑ دیا کریں - اور بالکل الموج پر گذارہ کیا کریں - یہ رنگوں کا علاج انگریزوں کو کم فائدہ بخش ہے - چار خوراکوں کی ایک خوراک یعنی آدھ چھٹانک کی جگہ آدھ پاؤ پانی دیا جائے - تو جلد کچھ اثر پذیر ہوتا ہے - نیلی بوتل کا پانی وبائی یا آنوں اور کے وقت کے لئے بھی اکسیر کا حکم رکھتا ہے - بہت سے مریض اس نیلی بوتل کے پانی سے آرام کئے - مرض میں تخفیف تو پہلے ہی سے ہو جاتی ہے - اور دو روز میں بالکل آرام ہو جاتا ہے - اس بیماری کا تعلق ہیں نے خراب حالت میں دیکھا ہے اور یہ میں کامل یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں - کہ اگر نیلی بوتل کا پانی دیا جاوے - تو کوئی شخص اس مرض سے نہیں مر سکتا - ایک دفعہ ایک گیارہ برس کے لڑکے کو پیچش ہوئی - دن رات میں ڈھائی سو دفعہ پاخانہ جاتا تھا - بہت سے ڈاکٹروں نے اس کا علاج کیا - مگر مرض میں کچھ تخفیف نہیں ہوئی - مگر میری بوتل کے پانی دس ہی روز میں آرام کر دیا - پہلے روز تو اس کے آدھے دست رہ گئے اور اسی طرح علاج کرتے کرتے چار روز بعد صرف پانچ دست رہ گئے - اور دوسرے چار روز بعد معمولی حالت پر آ گیا - اس وقت گہرے نیلے رنگ کی بوتل کا پانی دو ایک روز دیا - بالکل آرام ہو گیا - اگر پیچش والے مریض کو ہچکیاں بھی شروع ہو گئی ہوں - تو بھی میں یقین کرتا ہوں - کہ نیلی بوتل کا پانی اس کو ضرور فائدہ بخش ہو گا - پیچش کی بیماری یورپین لوگوں میں نہایت خوفناک سمجھی جاتی ہے - گو ہندوستانی لوگ اس کی کچھ ایسی زیادہ پرواہ نہیں کرتے - یورپین لوگوں کی

انتڑیوں میں سوزش بہت جلد ہی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ اکثر گرم کھانے کھاتے رہتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی ہے۔ کہ وہ چونکہ سرد ملک کے رہنے والے ہیں۔ اس واسطے ان کو کبھی کبھی اور شاذ و نادر یہ بیماری ہوتی ہے۔ اور ہم لوگوں کو اکثر زیادہ ہوا کرتی ہے۔

پیچش میں گیہوں۔ چنے یا باجرا اور گوشت سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ دودھ۔ ساگو۔ اراروٹ۔ چاول اور کھچڑی اس بیماری میں کھانی چاہیئے۔ ٹھنڈا پانی پینا بھی فائدہ دیتا ہے۔ مگر برف کا پانی بعض اوقات اس مرض کو بڑھا بھی دیتا ہے۔ نیلی بوتل میں دودھ بھر کر اور دھوپ میں دس منٹ رکھکر مریض کو دو۔ غذا کی غذا اور دوا کی دوا۔

نیموینا دوسری بیماری ہے جس میں حرارت پھیپھڑوں میں از حد بڑھ جاتی ہے۔ ہلکا نیلا پانی اس میں ایسا فائدہ مند نہیں ہوتا جیسا کہ گہرا نیلا گہرے نیلے سے ایسے رنگ کی مراد ہے جیسے کاسٹر آئل یعنی ارنڈی کے تیل کی بوتل کا رنگ ہوتا ہے۔ جس میں کہ وہ تیل ولایت سے بند ہو کر آتا ہے پھیپھڑوں کے واسطے تھوڑا بہت سرخ رنگ ضروری چاہیئے۔ اور چونکہ گہرے نیلے رنگ میں سرخ کی جھلک ہوتی ہے۔ اس واسطے پھیپھڑوں پر نہایت ہی جلد اثر کرتا ہے۔ یہ ان کی گرمی کو دور کرتا ہے اور ان کو سڑنے سے محفوظ رکھتا ہے اور بخار کو روک دیتا ہے۔ ایک بچے کو ایک دفعہ ہلکا نیمونیا ہو گیا تھا۔ گہری نیلی بوتل کا پانی پلایا گیا۔ ۴۸ گھنٹہ کے اندر بالکل آرام ہو گیا اور نیمونیا کی حالت میں چھاتی پر سرخ بوتل کا تیل جو چالیس روز تک دھوپ میں رکھا رہا ہو ملنے سے مرض میں بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہے لاہور میں ایک ڈاکٹر صاحب نے سل کے بیمار کو اس طرح اچھا کیا اس مریض کو کف منہ سے بہت آتا تھا۔ اور خون بھی آنے لگ گیا تھا۔ اور پھیپھڑے بھی گلنے شروع ہو گئے تھے۔ یعنی بیماری تیسرے درجہ پر آنے کو تیار تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کو نیلی بوتل اور سرخ بوتل کا پانی نصفا نصف ملا کر دس پندرہ روز تک پلایا۔ بالکل آرام ہو گیا۔

جن بیماریوں میں سرخ رنگ یعنی حرارت ایک جگہ بہت جمع ہوجاتی ہے تو اس میں نیلی بوتل کا پانی نہایت مفید ہوتا ہے۔ جیسے بھڑ یعنی زنبور یا بچھو یا شہد کی مکھی کاٹ کھائے۔ تو نیلا پانی لگانے سے درد فوراً جاتا رہتا ہے یا نیلی بوتل کا تیل لگا دیا جاوے۔ تو بھی کافی ہوگا۔

دو تین علاج اس نیلے رنگ سے ایسے عجیب غریب ہوئے ہیں کہ ان کا بیان کر دینا نہایت مناسب ہے۔ ان سے آپکو معلوم ہوجائیگا۔ کہ یہ علاج بڑا زود اثر ہے۔

(۱) میرٹھ میں ایک امیر آدمی تھا۔ اس کو شراب پینے کی علت پڑ گئی تھی۔ ایکدفعہ وہ لاہور کسی کام کو جا رہا تھا۔ کہ یکایک راستہ ہی میں بخار ہوگیا۔ جگر پر ورم آگیا۔ اور زردی [illegible] ہوگیا۔ اور اس قدر لاچار ہوا کہ [illegible] امرتسر ہی میں اُتر پڑا۔ اور ڈاکٹری علاج شروع کر دیا۔ جب کچھ آرام ہوتا نظر نہ آیا تو وہ میانمیر چلا گیا۔ اور وہاں کے ڈاکٹر کا علاج ایک ہفتہ تک کرتا رہا۔ جب کچھ بھی آرام نہ ہوا تو میرٹھ واپس آیا۔ اور وہاں سے ایک لائق ڈاکٹر کو بلا کر اس کا علاج شروع کیا۔ چار پانچ روز تک علاج ہوتا رہا۔ کچھ فائدہ نہ ہوا پھر اُس نے مجھ کو بلایا۔ اور بہت پریشان ہوکر کہا کہ [illegible] کے واسطے میری جان بچاؤ۔ میں نے [illegible] پوچھا کہ کس قدر جلد آرام ہونا چاہتے ہو۔ اس نے کہا کہ کل تک آرام کردو [illegible] میں نے کہا۔ اگر تم ہمارا علاج پوری طرح پر کرو گے۔ تو کل ہی تم کو آرام ہوجائیگا۔ میں نے دو بوتلیں نیلے رنگ کی جن میں ولایت سے ایپسم سالٹ بھر کر آتا ہے یعنی ہلکی نیلی منگالیں۔ اور دن بھر میں پانی تیار کرکے آدھ آدھ چھٹانک دو دو گھنٹہ میں پلانا شروع کر دیا۔ اور ساتھ ہی اس کے کل جسم پر نیلی روشنی بھی ڈالتا رہا۔ جب رات ہوگئی تو لالٹین کے ذریعہ سے نیلی روشنی اُس کے جسم پر پہنچاتا رہا۔ یہ دونوں علاج دوپہر کو شروع کئے [illegible] اور دوسرے روز جب میں دفتر سے چار بجے شام کو واپس آیا۔ تو [illegible] اُس نے کہا کہ یہ نیلی روشنی ہٹادو کیونکہ مجھے [illegible] معلوم ہوتی ہے۔ بخار بالکل جاتا رہا [illegible] ہوگیا۔ اور جگر

کا ورم بھی جاتا رہا۔ پھر میں نے اس کو کہا کہ ڈاکٹر کو بلوا کر دکھا دو۔ تاکہ وہ بتلا دے کہ اب تو کوئی بیماری تم میں نہیں ہے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور ڈاکٹر نے اچھی طرح ٹھوک بجا کر دیکھا اور کہا کہ اب تو تمہیں کسی قسم کی بیماری نہیں بھلا ذرا غور تو کیجیے کہ کوئی دوا ایسی جلدی آرام کر سکتی ہے۔ وہ آدمی اب بھی زندہ ہے۔ اس سے دریافت کیا جا سکتا ہے

(۲) میرٹھ ہی میں ایک اور شخص کا علاج کیا۔ وہ بھی عجیب و غریب ہے ایک بڑے سوداگر کا لڑکا ۱۷ برس کا تھا۔ اس کو بخار بھی تھا۔ اور دست بھی تھے اور دن بھر بخار میں پکتا رہتا تھا۔ اس کے باپ نے مہینے کے اندر سب ہی قسم کے علاج کر ڈالے۔ مگر آرام نہیں ہوا۔ پھر اس نے مجھ سے درخواست کی کہ آپ ہی کچھ کیجیے۔ میں اس کے گھر گیا اور لڑکے کو دیکھا۔ وہ اس قدر دبلا ہو گیا تھا کہ صرف پوست اور استخوان باقی رہ گیا تھا۔ گوشت کا اس کے جسم پر نام تک بھی نہیں تھا۔ ایسا لاغر آدمی میں نے آج تک نہیں دیکھا تھا۔ نیلی بوتل کے پانی اور نیلی روشنی لینے سے اس کو پندرہ روز میں بالکل آرام ہو گیا۔ دودھ جو اس کو دن میں کئی دفعہ پلاتے تھے۔ تو اس کو بھی نیلی بوتل میں ۱۵ منٹ تک دھوپ میں رکھ کر پلاتے تھے۔ جب یہ مجھ کو ملا۔ وہ اچھا موٹا تازہ ہو گیا تھا۔ سر پر ایک بال نہیں تھا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ یہ کیا ہوا۔ اس نے کہا کہ پرانے بال گر گئے۔ اب نئے اگنے شروع ہوتے ہیں۔ وہ لڑکا اچھا خاصہ جوان ہے اور دو چار بچوں کا باپ ہے

اکثر لوگ اعتقاد کے اوپر بہت زور دیا کرتے ہیں۔ مگر کیا وہ اب بھی ان علاجوں کا حال سن کر یہی کہیں گے کہ صرف اعتقاد سے ان مریضوں کو آرام ہوا۔ کیا رنگوں نے اپنا اثر کچھ بھی ظاہر نہیں کیا۔ یہ بیشک ضرور ہے کہ نئی چیز کا یقین خاص کر جو ایسے سادہ اور آسان طریقہ والی ہو ایکا ایک نہیں ہوا کرتا۔ چنانچہ اس علاج کا ذکر میں دو مشہول سرجنوں سے کر چکا ہوں۔ مگر کسی نے بھی یقین نہیں کیا ہے

(۳) ایک لڑکے کو جو اٹھارہ برس کا تھا سنگ دل صاحب بھی تھا۔ کمپا ہے ایشیا

کو ہلکی پیلی بوتل کا پانی پلانا بتلایا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ مگر بوتل کی بوتل پی گیا۔
جس کا اثر یہ ہوا کہ پیٹ میں درد ہونے لگا۔ دست آنے لگے۔ اور ہیضہ کے آثار
بھی نمایاں ہونے لگے۔ مگر لڑکا ہوشیار تھا۔ نیلی بوتل میں بھی پانی بھر کر ساتھ
ہی دھوپ میں رکھ دیا۔ جب اس نے دیکھا کہ یہ اثر سوائے نیلی بوتل کے پانی
کے اور کسی کا نہیں ہو سکتا۔ تو اس نے نیلی بوتل کا پانی پی لیا۔ اور ایک گھنٹہ
میں ہی بھلا چنگا ہو گیا۔ اگر کسی صاحب کو اس علاج کا یقین نہ آتا ہو۔ تو
وہ اپنے اوپر ہی آزما کر دیکھ لیں۔ کچھ بڑی بات نہیں ہے۔ گذشتہ گیارہ برس
کے علاج میں ایک آدمی کو ایسا دیکھا گیا کہ جس پر رنگوں کا اثر ذرا بھی نہیں
ہوا۔ معلوم نہیں کہ کیا باعث تھا۔ مگر اور باقی کے سب سینکڑوں ہی مریضوں کا
علاج کیا گیا۔ سب پر پورا اثر ہوتا رہا۔

اسی نیلے رنگ کے ذریعے سے میرے چھوٹے بھائی نے دو مریضوں کو کہ
جن کی آنکھوں میں [illegible] مدت کے پڑے ہوئے تھے۔ اور جس کے باعث بینائی میں بہت
فرق آگیا تھا۔ یہاں تک کہ صرف آدمی کا بت ہی نظر آتا تھا۔ آرام کیا۔ وہ اس
طرح کہ صبح و شام پندرہ پندرہ منٹ تک نیلے شیشے کا عکس ان کے سر۔ پیشانی
اور آنکھوں پر سورج کے سامنے ڈالا۔ کہ پندرہ روز میں ان کی بینائی بالکل درست
ہو گئی۔ اور آنکھیں جو [illegible] تھیں۔ وہ بالکل سفید اور
تندرست ہو گئیں۔ آنکھوں میں پھولے یا ناخونوں کا ہو جانا نہایت ہی
خراب ہے۔ آدمی کو اندھا بنا دیتے ہیں۔ مگر دیکھئے کہ اس علاج سے کیسی جلدی اور
کس سہولیت کے ساتھ آرام ہو جاتا ہے۔

اس نیلے رنگ سے تلی خواہ کتنی ہی بڑھی ہوئی کیوں نہ ہو۔ جاتی رہتی
ہے۔ تلی اگر ہو اس رنگ کا پانی پلانا چاہیے۔ اور اسی رنگ کی روشنی ڈالنی چاہیے۔ بہت
مختصر علاج ہے۔ مگر فائدہ کثیر ہے۔

اب نیلے رنگ کا بموجب کچھ حال بیان کر چکا۔ لہذا دوسرے رنگوں کی
طرف توجہ کرتا ہوں۔ غور سے سنئے۔

باب چہارم

گہرا نیلا رنگ

اس سے وہ نیلا رنگ مراد ہے۔ جس میں سرخی کی جھلک ہوتی ہے یعنی جیسے
نیل کا رنگ ہوتا ہے۔ یا جیسے کہ بعض بوتلوں کا رنگ ہوتا ہے۔ جن میں کرولائیے
سے ارنڈی کا تیل بھر کر آیا کرتا ہے۔

بعض امراض میں نیلا رنگ درکار ہوتا ہے۔ مگر ساتھ ہی تھوڑا سا
سُرخ رنگ بھی ضروری ہوتا ہے۔ جتنی بیماریاں پھیپھڑوں اور دم کشی کی نالی
کے متعلق ہیں۔ ان میں یہ گہرا نیلا رنگ بہت مفید ہوتا ہے۔ اور ہسٹیریوں
کو بھی نیلے رنگ کے علاج کے بعد تھوڑی سی سرخی درکار ہوتی ہے۔ جس سے
کہ وہ خراب مادوں [illegible] ابتدائی تپ [illegible] رنگ اکسیر کا حکم رکھتا ہے
چنانچہ میرے چھوٹے [illegible] کو اسی رنگ سے آرام کیا۔

ضعیف العمر اور کمزور [illegible] آسمانی رنگ کے دینا
چاہیئے۔ کیونکہ ان میں آگے ہی حرارت کم ہوتی ہے۔ اور آسمانی رنگ۔ اس
رہی سہی حرارت کو اور بھی کم کر دیگا۔

اس رنگ کا پانی نیومونیا یعنی ذات الجنب۔ کروپ یعنی سانس۔ ہوپنگ
کوف یعنی کالی کھانسی میں نہایت ہی موثر ہوتا ہے۔ بخار کو دور کرتا ہے۔ اور
[illegible] دل کو درست کرتا ہے۔ اور سانس کی نلکی کو بلغم نکال کر صاف کرتا ہے جن
کو [illegible] جنسی [illegible] رنگ نہایت سود مند ہوتا ہے۔ خلل
[illegible] اور وحشت کو دور کرتا ہے۔ اور معدہ کو تقویت بخشتا ہے۔
[illegible] میرے چھوٹے [illegible] کو [illegible] آئے۔ اور کہا کر مجھ کو

آٹھ برس سے وشہ کی بیماری ہے۔ دم کشی میں بھی تکلیف ہوتی تھی۔ اور کف بھی منہ سے آتا رہتا تھا۔ اور رات کو نیند کبھی پوری سی نہیں آتی تھی باوجود وہ گھوڑے پر سوار ہوکر آتے تھے۔ تاکہ کبھی سانس چڑھ گیا تھا۔ ان کو گہری نیلی بوتل میں پانی بھر کے اور دھوپ میں اس کو دن بھر رکھ کے بنا دیا گیا۔ وہ خود آٹھ دس روز تک اس طرح علاج کرتے رہے۔ اور دسویں روز پاپیادہ ایک میل کی ہوا خوری کر کے شکریہ ادا کرنے آئے۔ اور کہنے لگے کہ میں نے آٹھ برس میں کتنے ہی علاج کئے۔ مگر کسی سے آرام نہیں ہوا۔ اب اس پانی سے دیکھ لو۔ کتنا آرام ہو گیا ہے۔ کہ کہاں تو مجھ سے سو قدم بھی پاپیادہ نہیں چلا جاتا تھا۔ اور کہاں اب میں ایک میل کی ہوا خوری کر کے آرہا ہوں۔

باب پنجم

زرد رنگ

خالص زرد رنگ کی بوتلیں بہت کم ملتی ہیں اور ایسی تھوڑی سی بہت سرخی منزور ہوتی ہے۔ اس واسطے اس رنگ کا نام اگر زرد نہیں بلکہ ہلکا نارنجی رکھنا چاہئے۔

یہ رنگ قبض کشا ہے۔ مگر کچھ عرصہ تک پانی پینا چاہئے۔ تاکہ قدرتی طور پر رفتہ رفتہ انتڑیاں اپنا پورا کام کرنے لگ جائیں۔

ایک ساتھ زیادہ پانی پیکر آنتوں میں حرارت بڑھانے سے بعض دفعہ کئی طرح کی خرابیاں پیدا بھی ہو جاتی ہیں۔ اس واسطے دیر تک استقلال کے ساتھ آہستہ آہستہ علاج کئے جاویں۔ تو قبض خواہ کتنی ہی مدت کا کیوں نہ ہو۔ دور ہو جائیگا۔

یہ رنگ خاصکر ان لوگوں کو بہت مفید ہوتا ہے جنکو اکثر چلنے پھرنے

کا کام بہت کم ہوتا ہے۔ اور دن بھر ایک ہی جگہ بیٹھا رہنا پڑتا ہے۔ جیسے کہ
دوکاندار۔ سوداگر۔ صاحبان جج اور لکھنے پڑھنے والوں کا حال ہوتا ہے۔

جو اشخاص کہ عمر میں بیس یا پندرہ برس سے کم ہوں۔ انکو بجائے سرخ
کے یہ زرد رنگ دینا چاہئے۔ یعنی جن بیماریوں میں کہ سرخ رنگ مفید ہوتا ہے
وہی بیماریاں اگر کم سن اشخاص کو ہوں تو بجائے سرخ کے زرد رنگ کافی
ہوگا۔ کیونکہ اوائل عمر میں حرارت غریزی قدرتی طور پر زیادہ ہوتی ہے۔
اس واسطے زیادہ گرم رنگ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مثلاً کسی جوان آدمی کو قبض
کی شکایت ہے تو اس کو سرخ رنگ نہیں دینا چاہئے۔ صرف تھوڑا سا
زرد رنگ کی بوتل کا پانی دینا کافی ہوگا۔ کیونکہ حرارت اس میں قدرتی موجود
ہے۔ صرف اس حرارت کو زرد رنگ سے [illegible] کرنے کا مطلب ہے
یہ زرد رنگ [illegible] کافی [illegible]۔ [illegible] رنگ کر علاج کرنا
چاہئے۔ پہلا کم سے کم چھ مہینے تک تو علاج کرے۔ صرف دو دو خوراک میں پانی
پلانا کافی ہوگا۔ ایک صبح ضروریات سے فارغ ہو کر ایک شام کو یا اس سے
ذرا پہلے۔ اس [illegible] ہفتہ یا دس دن پیچھے [illegible] ہو جائیگا۔ اور
خراب مادہ [illegible] خارج ہونے لگ جائیگا۔ اور ایک ماہ کے بعد مریض
کے جسم میں پہلے کی نسبت حرارت [illegible] زیادہ [illegible] جائیگی۔ دو تین مہینے کے بعد
زخموں سے بجائے پانی کے خون [illegible] تین مہینے میں سب زخم بھر
جاوینگے۔ اس کے بعد دو ماہ تک اور اس پانی کو پیتا رہے۔ تو جسم اس کا بالکل
صاف ہو جائیگا۔ اور پھر بیماری کے عود کرنے کا احتمال بھی جاتا رہیگا۔ مگر
اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ کہ اگر یکایک شکم میں حرارت پیدا
ہو جاوے۔ اور دست آنے لگ جائیں تو پانی کی خوراک کم کر دینی چاہئے
کیونکہ صرف دو دفعہ سے زیادہ روزانہ دست نہیں آنے چاہئیں۔ اور
جب تک یہ علاج رہے۔ چاول۔ دودھ۔ دہی۔ تیل اور شکر خام سے
بالکل پرہیز کرنا چاہئے۔ چنے اور گیہوں کی روٹی جس میں گندم تھوڑا اور چنا
زیادہ ہو۔ بہت مفید ہے۔ کسی قسم کا [illegible] کیا جا سکتا ہے۔ یا یوں کہو کہ جب

قدر آسانی سے ہضم ہو سکے۔ ضرور مریض کو کھلانا چاہئے۔ کیونکہ جسم میں نیا گوشت و پوست بننے کے واسطے اس کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ اور نمک جہانتک ہو سکے کم کھاوے۔ کیونکہ نمک سے پانی جسم میں بڑھتا ہے۔

لاہور میں ایک رئیس ہیں۔ وہ مریضوں کا علاج مفت کرتے ہیں۔ اور دوا بھی اپنے پاس سے مفت دیا کرتے ہیں۔ ان کے بھائی کا آٹھ برس کا دق جب اس علاج شمسی سے جاتا رہا۔ تو اسی وقت انہوں نے اس علاج کو اپنے مطب میں شروع کر دیا۔ ان کے ہاں ایک مریض ایسا بھی آیا جس کے ہاتھ بالکل سفید کپڑے کی مانند ہو گئے تھے۔ اس کو انہوں نے زرد یعنی ہلکی نارنجی بوتل کا پانی اسی ترکیب سے دینا شروع کر دیا۔ اب اس کو یہ پانی پیتے ہوئے دو مہینے ہو گئے ہیں۔ گو اس کے ہاتھ ابھی ایک اصلی رنگ پر نہیں آئے ہیں۔ مگر بہت فرق ہے۔ اور یقین ہے کہ اگر وہ اسی طرح دو تین مہینے اور پانی پیتا رہا۔ تو بالکل آرام ہو جاوے گا۔

ہندوستان میں یہ مرض اکثر لا علاج خیال کیا جاتا ہے۔ اسی واسطے جذامیوں اور کوڑھیوں کو پرے کرتے ہیں۔

اس مرض کے لئے اور بھی سادہ علاج ہیں بعض بوٹیوں کو اس مرض کے دور کرنے میں خاص تاثیر ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک آدمی کو میں نے ان بوٹیوں سے آرام کیا ہے۔ وہ سرکار کا ملازم تھا۔ اسی بیماری کی وجہ سے موقوف کر دیا گیا تھا۔ اور میرے علاج کے بعد اس نے سرکار کو درخواست دی کہ ڈاکٹروں کی کمیٹی کی جاوے۔ تاکہ وہ مجھے ملاحظہ کریں۔ اور اگر وہ مجھ کو تندرست کہہ دیں تو مجھ کو بحال کیا جاوے۔ چنانچہ ڈاکٹروں کی کمیٹی الہ آباد میں مقرر کی گئی۔ سب ڈاکٹروں نے بغور ملاحظہ کیا۔ اور اس کو پاس کر دیا۔ کہ اب یہ شخص بالکل تندرست ہے۔ صرف ایک معمولی بوٹی کا عرق چھ مہینے تک ایک یا دو تولہ روز پلایا گیا تھا۔ اسی سے اس کو صحت کلی ہو گئی۔ میں نے سنا ہے کہ گورنمنٹ نے اس مرض کی تحقیقات کے واسطے بہت کچھ روپیہ صرف کر کے بڑے بڑے لائق ڈاکٹروں کی کمیٹی مقرر کی۔ تاکہ معلوم

نہیں پہنچ گیا ہو۔ اگر یہ سادہ علاج آزمائے جاویں۔ تو خرچ بھی کم ہے اور نفع انسان کو آجکل کے مروجہ علاج کی نسبت زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

باب ششم

سُرخ رنگ

اس رنگ کی تاثیر گرم ہے۔ اور تحریک کرتا ہے۔ جسم کے مختلف اعضاء جو کسی وجہ سے سُست پڑ گئے ہوں۔ وہ اس رنگ کے ذریعہ سے اپنی قدرتی حالت پر آجاتے ہیں۔ اور اپنی پوری پوری حرکت یعنی کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ جو حصہ جسم سردی کی زیادتی سے سکڑ گئے ہوں۔ ان کو کھول دیتا ہے۔ اس رنگ سے فالج اور لقوہ وغیرہ دور ہو سکتا ہے۔ اور جو اعضاء بوجہ سردی ہوا ہو۔ اس کو بھی مفید ہے جسم کے مختلف جوڑ و خشک وقت۔ یہ سُرخ روشنی ڈالنے سے آرام ہو جاتا ہے اس رنگ سے ایک عجیب علاج کیا ہوا واقعہ سننے کے لائق ہے۔ ایک اچھا خوبصورت آدمی جس کی عمر تقریباً ۲۵ برس تھی ایک گاؤں میں رہا کرتا تھا۔ ایک روز گاؤں میں آگ لگی۔ اور چونکہ گاؤں میں چھپر کے مکان زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لیے آگ نہایت جلد پھیل گئی۔ اس شخص نے بڑی تندہی کے ساتھ اس وقت کام کیا۔ چھپر گرائے اور جلتی آگ میں کود کود کر لوگوں کا اسباب نکالتا رہا۔ اس سے اس کے جسم میں حرارت بہت بڑھ گئی۔ اور سخت پیاس لگی۔ کنوئیں پر جاکر خوب پیٹ بھر کر ٹھنڈا پانی پیا۔ اس سخت گرمی میں ٹھنڈے پانی کا اس پر بڑا برا اثر ہوا۔ سارے جسم پر سرخ سرخ داغ ہوگئے۔ روز بروز بڑھتا ہونے لگا۔ بہت کچھ علاج کئے۔ مگر کسی سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ اور روز بروز بیٹھتا گیا۔ اس کا دہنا ہاتھ اور بازو بالکل کھچ گیا اور انگلیاں بیدم

اور ٹیڑھی ہوگئیں - اور بائیں ٹانگ پر بھی اسی قسم کا اثر ہوا جس سے وہ
بیچارہ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گیا - اس حادثہ آتش زدگی کے چودہ برس
بعد وہ میرے پاس آیا - میں نے اس کو لال بوتل کا پانی بتایا - کہ ٹانگ کو اس
سے دھویا کرو - اور ہاتھ کی انگلیوں کو اس پانی میں ایک گھنٹہ روز ڈبوئے رکھا
کرو - اس سے اس کی انگلیوں میں سلب ہا بہت معدوم ہونے لگی - اور کچھ عرصہ
بعد بازو اور ٹانگیں بھی فربہ ہونے لگیں - کئی مہینوں تک وہ یہ علاج کرتا رہا -
تقریباً صحت کلی اُسے ہو گئی تھی - پھر اس کی اس جگہ سے تبدیلی ہوگئی - بعد
کا حال معلوم نہیں - مگر اس جگہ یہ بھی کہہ دینا ضروری ہے - کہ تھوڑا بہت اس کا
علاج بذریعہ مسمریزم بھی کرتا رہا تھا [illegible] اس کے سُرخ دھبے دور ہوگئے تھے
اور ذرا طاقت بھی آگئی تھی - ایک مریض جس نے اعصابی فالج کے اس سُرخ
رنگ سے آرام کیا ہے جب ان کے پیر بالکل بے حس معلوم ہونے لگے تھے - اور
اچھی طرح سیدھے چل نہیں [illegible] ان کو سُرخ بوتل کا پانی پلاتا رہا
اور ان کے پیر پر سُرخ روشنی ڈالتا رہا - اسی سے ان کو آرام ہوگیا -

تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ [illegible] برس کے لڑکے کو ایک
لقوہ ہو گیا - وہ چار روز [illegible] علاج کے پہنچی
اس نے لال بوتل کا پانی [illegible] - اس لڑکے کے باپ نے سوائے
اس پانی کے اور پانی اس لڑکے کو بالکل نہیں پلایا - چار روز میں خشکی بھی
بالکل جاتی رہی - اور اب تک بالکل اچھا ہے -

باب ہفتم

امراض اور اُن کا علاج

رنگوں کی خاصیت تو علیحدہ علیحدہ بیان ہو چکی - اب میں چند بڑے بڑے

امراض کو ایک ایک کرکے لیتا ہوں۔ اور ان کے علاج بالتشریح بیان کرتا ہوں تاکہ یہ جدید علاج مبتدی کے ذہن نشین ہو جاوے۔

بخار

یہ مرض کئی قسم کا ہوتا ہے اور اسی سے اکثر اموات وقوع میں آتی ہیں اکثر اقسام کے بخار کا باعث ایک ہی ہوتا ہے یعنی جسم میں سُرخ رنگ کی زیادتی ہو جاتی ہے کبھی یہ سُرخ رنگ دماغ پر جا اثر کرتا ہے تو اس کو سرسام کہتے ہیں اور جب انتڑیوں میں جا گھستا ہے تو اس کو ٹائیفائیڈ کہتے ہیں اور کبھی جگر کو جا پکڑتا ہے تو اس کو [illegible] بخار [illegible]۔ اور جو بخار سردی گرمی سے ہوتا ہے یعنی جب [illegible] بدن کو ہوا لگنے سے یا گرم گرم [illegible] سے اُٹھ کر باہر [illegible] ہوا میں چلنے پھرنے سے جو بخار ہو جاتا ہے۔ تو اس کو [illegible] گزندہ یا میڈیلیس [illegible] کہتے ہیں۔ اور جب [illegible] کی حالت کو پہنچ گئی ہو تو اس کو باری کا بخار کہتے ہیں۔ اور [illegible] جسم میں مواد یعنی [illegible] کی زیادتی ہو جاتی ہے تو اس کے اخراج کے [illegible] ہو جایا کرتا ہے [illegible] مادہ جسم سے نکل جاوے۔ جیسے [illegible] زہرباد جیسا ہوتا ہے اور بعضے بخار [illegible] رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ ایسے بخاروں کو انفلوئنزا یعنی [illegible] گرپ یعنی سانس۔ ہوپنگ کف یعنی کالی کھانسی کہتے ہیں۔

خواہ کسی قسم کا بخار ہو۔ ان سب کا باعث سُرخ رنگ کی زیادتی ہے اس واسطے جو علاج کیا جاوے۔ وہ اس رنگ کی زیادتی کو دور کرنے کیواسطے ہونا چاہئے۔ قدرت بھی امراض کے دور کرنے میں بہت کچھ مدد دیتی ہے اور دوا کی جس جگہ ضرورت ہوتی ہے وہیں پہنچا دیتی ہے۔ مثلاً تپ دق۔ سل کی بیماری میں جو نیلی بوتل کا پانی دیا جاتا ہے۔ وہ جاکر بہ نسبت اور حصوں جسم کے پھیپھڑوں پر زیادہ اثر کرتا ہے۔ لہذا یہ کچھ ایسا لازمی نہیں کہ خاص مرض والے حصہ کا ہی علاج کیا جاوے اگر رنگدار پانی

پیا جائے۔ تو وہ اسی حصہ پر جا کر اثر کریگا کہ جہاں اس رنگ کی زیادہ ضرورت ہے۔ اور بیماری کو آرام ہو جائیگا۔

مگر اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ بیماری والے حصہ پر اگر رنگین شیشے کی روشنی بھی علاوہ پانی پلانے کے ڈالی جاوے تو اور بھی جلدی شفا ہو جاتی ہے۔

ذیابیطس۔ اس مرض کو صرف نیلی روشنی سے بھی آرام ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ساتھ دست بھی آتے ہوں تو نیلی بوتل کا پانی بھی پلانا مناسب ہوگا۔

[illegible]۔ اسے صرف نیلی بوتل کا پانی پینے سے آرام ہو جاتا ہے جب تک ایسے مرض سے کلی شفا نہ ہو جاوے اس وقت تک شکم کو ڈھک کر رکھنا چاہئے۔ تاکہ سرد و گرم ہوا سے محفوظ رہے۔

باری کا اور معیادی بخار۔ اس قسم کے بخاروں کو صرف نیلا پانی پلانا کافی ہوتا ہے۔ البتہ جب شدت کا بخار ہو تو اس وقت نیلے شیشے کی روشنی ڈالنی مفید ہوتی ہے وہ اس طرح کہ یا تو رات کو سوتے وقت سر کی طرف نیلے شیشے کی لالٹین جلا کر رکھی جائے۔ تاکہ سر اور جسم پر نیلی روشنی پڑتی رہے۔ مگر وہ چراغ یا لیمپ [illegible] سوائے نیلی لالٹین کے [illegible] ہونا چاہئے۔ اور اگر دن ہے۔ تو سب [illegible] بند کر دیئے جاویں [illegible] صرف ایک دروازہ کھلا رہے۔ اس میں ایک [illegible] نیلا شیشہ مڑھنے میں لگا ہو۔ لٹکا دینا چاہئے جس [illegible] نیلے شیشے کا عکس زیادہ پڑتا ہے اسی عکس میں مریض کی چارپائی بچھا دی جائے۔

موسمی بخار اکثر برسات کے اختتام پر زیادہ ہوا کرتے ہیں۔ اور بخار آنے سے کچھ عرصہ پہلے قوت ہاضمہ کم ہو جاتی ہے۔ لہذا یہ علامت ظاہر ہونے لگے تو اس وقت نیلی بوتل کا پانی ایک چھٹانک رات کو اٹھ کر پی لینا چاہئے صبح اچھی طرح کھل کر اجابت ہو جاویگی۔ اور طبیعت صاف ہو جاوے گی۔ رات کو اٹھ کر پانی پینے سے یہ مراد ہے کہ اول شب سو گئے۔ بیچ میں جب آنکھ کھلی تو پیشاب کو گئے۔ اس وقت ایک چھٹانک نیلی بوتل کا پانی پی لیا۔

وہ بخار جس میں جسم پر دانے ولانے پیدا ہو جاتے ہیں مثل چیچک وغیرہ۔ اس قسم کے بخاروں میں قدرت بذریعہ دانوں کے خراب مادہ اخراج کرتی ہے لہٰذا اس کے اخراج میں خلل نہیں دینا چاہئے۔ البتہ جو خطرناک علامتیں پیدا ہونے لگیں تو ان کا انسداد کرنا چاہئے۔ جیسے چیچک خسرہ۔ ابرسی پٹیس یعنی زہرباد میں جب پیاس کی زیادتی ہو جائے تو اس وقت تھوڑا تھوڑا نیلا پانی پلانا چاہئے۔ یا ہذیان یعنی بخار میں بکنا شروع ہو جائے تو نیلے شیشے کی روشنی جسم و دماغ پر ڈالنی چاہئے۔ اور دانوں کو زیادہ نیلا پانی لگا کر بند کرنا نہایت مضر ہے کیونکہ اگر دانے بیٹھ جائیں اور نیز پوری طرح سے نہ ابھریں تو انسان قطعی مر جاتا ہے۔

حال میں میرے شاگرد کے لڑکے کو ایرسی پلیس یعنی زہرباد ہو گیا تھا۔ سبز شیشے کی روشنی ایک ایک دو دو گھنٹہ دن میں دو تین بار ڈالنے سے بیماری جسم میں [illegible] اثر پیدا کرنے نہیں پائی۔ اور بہت جلد ہی اس کو آرام ہو گیا۔ میں اس وقت اس کے پاس بھی موجود نہیں تھا مگر چونکہ میرے مکتب میں سب کو تھوڑی بہت اس علاج کی سمجھ سے واقفیت ہے انہوں نے سبز شیشہ اس کے واسطے تجویز کیا۔ ان کو خاص اس بیماری کا پتہ تک بھی نہیں تھا۔ اتنا انہوں نے معلوم کیا کہ [illegible] زیادتی ہے۔ جس کے سبب جسم پر دانے اٹھنے لگے ہیں۔ اور ساتھ ہی ان کو یہ معلوم تھا کہ سبز روشنی زخم کو فائدہ کرتی ہے۔ اس واسطے وہ سبز روشنی ڈالتے رہے اور اسی طرح اس کو بچا لیا۔

بلغمی بخار۔ اس نام سے میری ان سب بخاروں سے مراد ہے کہ جن میں سرخ رنگ جسم میں کم ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا بخار رات کو زیادہ ہو جایا کرتا ہے۔ اور سفید رنگ کا پیشاب زیادہ اور بار بار آیا کرتا ہے۔ کبھی اس کے ساتھ قبض ہوتا ہے۔ اور کبھی دستوں کی زیادتی ہو جایا کرتی ہے۔ اور پاخانہ کی رنگت سفیدی مائل ہوتی ہے۔ نارنجی رنگ کی بوتل کا پانی پلانے سے بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔ تین یا چار خوراکوں میں مریض شفا ہو جاتا ہے۔ اور بچوں کو

ایک یا دو دفعہ پلانے سے ہی کلی شفا ہو جاتی ہے

وہ بخار جن میں رطوبت خشک ہو جاتی ہے یا انفلوانزا یعنی بگڑا ہوا زکام - ہوپنگ کف یعنی کالی کھانسی اور کروپ یعنی سانس کہتے ہیں - یہ امراض نیلی یا سبز روشنی یا نیلگوں سبز رنگ سے دور ہو جاتے ہیں - انفلوانزا میں سبز روشنی اور سبز پانی فائدہ دیتا ہے - اور ہوپنگ کف اور کروپ میں گہرا نیلا پانی کام دیتا ہے - اور تپش کا حال پہلے ہی بہت تشریح کے ساتھ بیان کیا گیا ہے - اس جگہ دوبارہ کہنے کی کچھ ضرورت نہیں معلوم ہوتی -

اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض بچوں کو تین تین اور چار چار ماہ تک بخار آتا رہتا ہے کبھی دو روز کو آرام ہو گیا - پھر دس بیس روز تک آتا چڑھتا برابر آتا رہتا ہے - ایسے بچوں کو آزما کر دیکھا گیا ہے کہ زرد اور نیلی بوتل کا پانی نصفا نصف ملا کر دینے سے بہت جلد آرام ہو گیا ہے -

کنسٹی ٹیوشنل بیماریاں

ان سے رسح کا [illegible] گنٹھیا باد اور سل سے طرز ہے [illegible] دو قسم کا ہوتا ہے ایک نیا اور ایک [illegible] ہوتا ہے [illegible] نیلی بوتل کے پانی سے آرام ہو جاتا ہے [illegible] بوتل کا پانی [illegible] نارنجی شیشے کی روشنی سے آرام ہو جاتا ہے -

پرانی گنٹھیا باد میں نارنجی بوتل کا پانی دینا چاہئے - اور اگر گنٹھیا شروع ہو درد تیز ہو اور ساتھ اس کے بخار بھی ہو تو نیلی بوتل کا پانی پینا چاہئے - اور نیلی ہی بوتل کا تیل جوڑوں پر ملنا چاہئے - اور سل میں گہری نیلی بوتل کا پانی دینا چاہئے اور سرخ روشنی سینے پر پھیپھڑوں کی جگہ ڈالنی چاہئے -

اگر سرخ روشنی سے دل میں گھبراہٹ پیدا ہووے یا دل دھڑکنے لگے تو دل کی جگہ پر نیلا کپڑا ڈال دیا جاوے اور پھر سرخ روشنی ڈالی جاوے تاکہ پھیپھڑوں پر ہی سرخ روشنی کا اثر ہووے اور دل پر نہ ہووے - اور اگر موسم سرد ہو جب میں سینہ کو روشنی کے واسطے برہنہ کرنا نامناسب ہو تو لال بوتل کا تیل سینہ پر

پشت پر پھیپھڑوں کی جگہ مل دینا چاہیے۔

اعضا کی بیماریاں

سوزش دماغ۔ اس بیماری کے واسطے نیلی روشنی سب سے اچھا علاج ہے۔ اکثر بچوں کو ہو جایا کرتی ہے۔ پہلے بخار ہوتا ہے اور بے چینی ہوتی ہے۔ پھر بیہوشی ہو جاتی ہے۔ اور آخر کار مریض مر جاتا ہے۔ اگر حالت بہت خراب بھی ہو گئی ہو۔ اس وقت بھی نیلی روشنی سر پر ڈالی جاوے تو مہلک علامات فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ اور مریض کو ضرور آرام ہو جاتا ہے۔

سرسام۔ یہ بڑی سخت بیماری ہے۔ اس میں بھی نیلی روشنی سر پر متواتر ڈالنی چاہیے۔ اور سر پر نیلی بوتل کا تیل ملنا چاہیے۔ اسی سے آرام ہو جاتا ہے۔

ہسٹریا۔ اس بیماری کی کوئی خاص تعریف نہیں ہے جس کی۔ ایک غیر معمولی حالت کو ہسٹریا کہہ دیتے ہیں۔ مستورات کی بیماریوں کا جہاں علاج لکھا جائیگا۔ وہیں اس بیماری کا بھی ذکر کیا جاویگا۔

مرگی۔ یہ بیماری اکثر [illegible] کے سبب ہوتی ہے۔ پہلے کچھ عرصہ تک کمزوری رہتی [illegible] کا اثر دماغ پر ہو جاتا ہے اور [illegible] ہوتے ہوتے مرگی ہو جاتی ہے۔ [illegible] نارنگی [illegible] سارے جسم کو تقویت پہنچے گی۔ اور نیلی یا سبز [illegible] سے [illegible] دور ہو جاویگا۔ اور مرگی کے اچانک دوروں کو بھی روک سکیگا۔ علاج مذکورہ بالا متواتر پندرہ یوم تک کرنا چاہیے۔ خواہ اس کا دورہ ہو یا نہ ہو۔

کمیڑے۔ بچوں کو یہ بیماری اکثر ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پیر اینٹھنے لگتے ہیں۔ اور بچہ بیہوش ہو جاتا ہے۔ نیلی روشنی سر اور چہرے پر ڈالنے سے شفا پاتا ہے۔ Child Cramp یعنی بچہ کا بل بے جانا۔ جو علاج کمیڑے کے واسطے لکھا گیا ہے۔ وہی اس بیماری کا علاج ہے۔

سر درد۔ نیلی یا سبز روشنی سر پر ڈالنے سے سر کا درد جاتا رہتا ہے خواہ وہ گرمی سے ہو یا سردی سے اور چاہے [illegible] سر میں ہو یا آدھے سر میں۔ اس

کے اندر اندر آرام ہو جائیگا۔ اس سے اور بھی بہتر ہوگا کہ بجائے دن بھر بار بار پینے کے تین دفعہ آدھ آدھ گھنٹہ میں صبح پی لیا جاوے۔ اور تین دفعہ شام کو۔

لیرنگائٹیس یعنی سانس لینے کی نلی میں سوزش۔ اس کا بھی وہی علاج ہے جو گلو کے واسطے اوپر بیان کیا گیا۔ مگر جب ہو تو ماشد گہری نیلی بوتل کا پانی آدھ آدھ گھنٹہ میں متواتر پینا چاہیے۔ حتیٰ کہ آرام محسوس ہونے لگے۔ پھر چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ جو پانی پیٹ میں پہنچ چکا ہے۔ وہ جسم میں پھیل کر کل شفا دیدیگا۔

کھانسی۔ گہری نیلی بوتل کا پانی بہت جلدی آرام کر دیتا ہے مگر جو پرانی کھانسی ہو تو اس میں نارنجی رنگ کی بوتل کا پانی تھوڑی تھوڑی مقدار میں دینا چاہیے تاکہ آہستہ آہستہ طبیعت درستی پر آتی چلی جاوے۔ پرانی کھانسی کے ساتھ اکثر کل جسم کی کمزوری بھی پیدا کرتی ہے۔ اس واسطے علاج دیر تک کرنا چاہیے تاکہ بیماری جڑ سے جاتی رہے۔ مگر پہلے ہفتہ میں کچھ فرق نظر نہ آوے۔ مگر جب اس رنگ کا پانی معدہ اور انتڑیوں کو درستی پر لے آئیگا۔ اس وقت سے فرق ظاہر ہونا شروع ہو جائیگا۔

کف یعنی بلغمی کھانسی کسی قسم کی کوئی [illegible] کے ساتھ بھی ہو جاتی ہے۔ اور دق وغیرہ بیماری [illegible] مستقل ہے۔ اس کے علاوہ [illegible] کھانسی کو دو قسموں پر منقسم کرنا ضروری ہوگا۔ یعنی خشک کھانسی اور تر کھانسی۔ خشک کھانسی سے ہماری مراد یہ ہے کہ جس میں [illegible] مشکل سے نکلے۔ اور تر کھانسی وہ ہے کہ جس میں کف لثیف ہوتا ہے۔ اور آسانی سے بلا تکلیف نکلتا رہتا ہے۔

خشک کھانسی کے لئے گہری نیلی بوتل کا پانی دینا چاہیے۔ اور سینہ پر لال بوتل کا تیل ملنا چاہیے۔ اس سے کف تری پر آ جاتا ہے اور آسانی سے نکل جاتا ہے جس سے مریض کو شفا ہو جاتی ہے۔ البتہ بعض دفعہ جب کف سخت ہو۔ اور سینہ سے بمشکل اکھڑتا ہو۔ تو اس حالت میں نارنجی رنگ کی بوتل کا پانی مفید ہوتا ہے۔

تر کھانسی میں نارنجی رنگ کی بوتل کا پانی پلانا چاہیے کہ جس سے پھیپھڑے درستی پر آ جائیں گے اور کھانسی جاتی رہیگی یعنی جو کف کہ بن چکا

ہے وہ نکل جائیگا۔ اور آگے کو کف کا بننا بند ہو جائیگا۔ مگر علاج آہستگی سے
کرنا چاہئے۔ صرف دو دفعہ صبح اور ایک دفعہ سہ پہر کو یہ پانی پلانا چاہئے۔ اور
رات کو سوتے وقت ایک دفعہ لال بوتل کا تیل سینہ پر مل لینا چاہئے۔ یقین ہے۔
اس طرح کرنے سے پندرہ روز میں کھانسی جاتی رہیگی۔

دمہ۔ یہ ایک نہایت سخت بیماری ہے۔ اس میں مریض کو سانس
لینے میں نہایت تکلیف ہوا کرتی ہے اور سینہ اکثر جکڑا ہوا رہتا ہے۔ اور بعض سخت
حالتوں میں اس قدر تکلیف ہوا کرتی ہے کہ انسان موت کو اس سے بہتر سمجھتا ہے۔

جن اشخاص کے سینے اکثر چوڑے چکلے ہوتے ہیں۔ ان کو اکثر دمہ نہیں
ہوا کرتا۔ اور پہاڑی آدمی بھی اس مرض سے قدرتی طور پر محفوظ رہتے ہیں۔ مگر جو
لوگ مرطوب ہواؤں میں رہتے ہیں۔ ان کو اکثر یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے۔ اکثر یہ
دیکھا گیا ہے کہ جب تک معدہ خراب ہوتا ہے۔ اس سے کمزوری لاحق ہو جاتی ہے
اور ساتھ ہی جسم میں ترشی کی زیادتی اور حرارت کی کمی ہو جایا کرتی ہے۔ پھر سینے
میں کف سردی کے باعث جم جاتا ہے اور سانس اکھڑنے لگتا ہے۔ دمہ کی زیادتی
اکثر صبح کو ہوا کرتی ہے۔ اس وقت نارنجی رنگ کا پانی دس دس منٹ میں
ایک ایک تولہ تھوڑا تھوڑا پلانا چاہئے۔ اور لال بوتل کا تیل سینہ
پر ملنا چاہئے۔ یقین ہے کہ بہت جلد آرام معلوم پڑیگا۔ اگر آرام نہ پڑے
تو تین چار گھنٹے تک جب ہو جائے تو اس پانی کا پلانا بند کر
دینا چاہئے۔ جو پانی کہ پیٹ میں پہنچ چکا ہے۔ وہ اپنا اثر کرتا رہیگا۔ اور
مریض کو آرام ہو جائیگا۔ البتہ اگر پھر کبھی کچھ آرام نہ کھائی دے تو پھر اسی طرح
پانی پلانا چاہئے۔

سانس کا دورہ کبھی نہ ہو تب بھی کھانا کھانے کے بعد اگر آدمی چوتھائی ٹکیہ
پانی نارنجی بوتل کا دیا جاوے تو بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔ کھانا اچھی طرح
ہضم ہو جائیگا۔ اور جسم کو طاقت بخشیگا۔

تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بعض اشخاص کو گہری نیلی بوتل کا پانی پینے سے
اور لال بوتل کا تیل چھاتی پر ملنے سے آرام ہو جاتا ہے۔ اگر گہری نیلی بوتل کا پانی صرف

ناخنوں کا سفید ہونا ہے کہ جن کو دمہ کا آغاز ہو یعنی دمہ بہت پرانا ہو چکا ہو۔ یہ حالت ان اشخاص کی ہوا کرتی ہے۔ کہ جن میں سرخ رنگ کی زیادتی ہو۔ اتفاق سے سرسوں کھا گئے ہوں۔ ان کی آنکھیں اکثر نیلی رہا کرتی ہیں۔ اور ناخن سرخ ہوتے ہیں۔

نیومونیا۔ اس بیماری کا علاج پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا دوبارہ اس جگہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

منہ اور حلق وغیرہ کی بیماریاں

منہ آجانا یعنی منہ کا آجانا۔ Frog, Thrush, Aphthae. بچوں کا اکثر منہ آجایا کرتا ہے یعنی زبان، ہونٹ اور مسوڑوں پر اور نیز گال کے اندر کی طرف سفید سفید چھوٹے چھوٹے داغ پڑ جاتے ہیں۔ جب یہ مرض پیٹ اور انتڑیوں کی طرف نیچے کو اتر جاتا ہے [illegible] خیال کیا جاتا ہے یہ مرض گرمی کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے۔ اور [illegible] اکثر ہو جایا کرتا ہے جس کے ساتھ سخت [illegible] بھی ہوا کرتی ہے اس مرض کا علاج اس طرح کرنا چاہیے کہ ہلکی نیلی بوتل کا پانی چھ چھ ماشہ یا اس سے بھی کم [illegible] گھنٹہ میں یا تین چار گھنٹہ تک دینا چاہیے اور پھر کچھ عرصہ تک چھوڑ دینا چاہیے [illegible] پانی پیٹ میں پہنچ چکا ہے۔ وہ اپنا اثر آہستہ آہستہ کرے۔ اگر [illegible] بالکل آرام نہ ہو جاوے تو پھر اسی طرح علاج شروع کرنا چاہیے۔

دانتوں کا درد۔ کبھی تو اس کے ساتھ مسوڑے بھی پھول جاتے ہیں اور کبھی یونہی درد ہونے لگتا ہے۔ پہلی حالت میں جب مسوڑے بھی پھولے ہوتے ہوں تو ہلکی نیلی بوتل کے پانی سے غرارے کرنے چاہئیں۔ اور آسمانی رنگ کی بوتل کے پانی کو منہ میں لیکر درد والی جگہ کی طرف بار بار اس پانی کو پہنچانا چاہیے اور اسی طرح چند ساعت وقفہ متواتر کرنے سے کچھ نہ کچھ تسکین ہو جائیگی اگر صرف درد ہی ہو اور مسوڑے نہ پھولے ہوں تو نارنجی رنگ کی بوتل کے پانی کو منہ میں تھوڑی دیر رکھنا چاہیئے۔ اور پھر غرارہ کرکے [illegible] کر دینا چاہیئے۔ اسی طرح چند ساعت وقفہ متواتر کرنا ہوگا۔ اور اگر دانت [illegible] ہو گیا ہو۔ تو کسی ڈاکٹر

سے نکلوا دینا چاہیے۔

مسوڑھے کا پھوڑا۔ بوسیدہ دانت کو ٹھنڈ لگنے سے یہ پھوڑا پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ ہلکی نیلی بوتل کے پانی کو منہ میں رکھنے اور اس سے متواتر کئی دفعہ غرارے کرنے سے بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔ سوجن بیٹھ جائیگی۔ اور درد جاتا رہیگا۔

دانتوں کا نکلنا۔ بچوں کے دانت جب نکلتے ہیں تو کئی طرح کی ان معصوموں کو تکلیفیں ہوا کرتی ہیں۔ اور بعض تو اس سے جانبر بھی نہیں ہوتے۔ گرمی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور اس سے دست آنے لگتے ہیں۔ اور جب اس گرمی کا اثر آنکھوں پر جا پڑتا ہے۔ تو نہایت ہی بچے کو تکلیف ہوتی ہے۔ کئی روز تک آنکھیں بند کئے پڑے رہتا ہے جس سے آنکھوں میں [illegible] کر کے پڑ جاتے ہیں۔ اس کا کوئی علاج نیلے شیشے کی روشنی سے بہتر نہیں ہو سکتا۔ بچے کو اس روشنی میں ہر روز کئی گھنٹے تک رکھنا چاہیے جس سے بچے کے دانت [illegible] نکل آئیں گے۔ اور اگر دست کبھی آتے ہونگے تو ان کو بھی فائدہ ہوگا۔ اور اگر آنکھیں آئی ہونگی۔ تو روشنی سے کبھی نہیں پڑنے پائیں گی۔ ایسے چھوٹے بچوں کو پانی اکثر نہیں پلایا کرتے۔ اس واسطے نیلی بوتل کا پانی نہیں پلانا چاہیے۔ اور نہ اس کی ضرورت ہی ہوتی ہے کیونکہ نیلی روشنی سے ہی سب باتوں کا [illegible] ہو جاتا ہے۔ بہت سے بچے اس مرض میں جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ چاہیے کہ والدین اس سادہ علاج کو کام میں لا کر فائدہ اٹھاویں۔

خناق یعنی گلے میں زخم [illegible] سردی گرمی سے ہو جاتا ہے۔ لقمہ نگلتے ہوئے تکلیف معلوم ہونے لگتی ہے۔ اور گلا سرخ ہو جاتا ہے۔ اور [illegible] بہت [illegible] بھی ہو جایا کرتا ہے۔ بعض دفعہ جب سوجن ایک دم بڑھتی چلی جائے۔ تو جان کا بھی اندیشہ ہو جاتا ہے۔ ہلکی نیلی بوتل کے پانی سے تین تین گھنٹہ میں خوب غرارے کرنے چاہئیں۔ یقین تو یہ ہے کہ چوبیس گھنٹہ کے اندر اندر آرام ہو جائے گا۔ اور نہیں تو اڑتالیس گھنٹہ میں ضرور ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اسی بیماری کے [illegible] مریضوں کو ہم نے چار چار یا پانچ پانچ دن میں بالکل آرام کر دیا ہے۔ گویا ہلکی نیلی بوتل کا پانی گلے کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ گلے کی بیماریاں اکثر گرمی کے اجتماع سے ہو جایا کرتی ہیں جس کے لئے نیلی بوتل کا پانی نہایت ہی مفید ہے

ہاضمہ کی بیماریاں

بھوک اور پیاس تندرستی کی علامتیں ہیں مگر جب اعتدال سے زیادہ یا کم ہو جاویں تو بیماری تصور کرنا چاہئیے۔ بعض دفعہ بھوک اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ انسان چاہے جتنا کھالے پھر بھی سیر نہیں ہوتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دست لگ جاتے ہیں اور بعض دفعہ بھوک اس قدر کم ہو جاتی ہے کہ دو چار لقمے ہی بس ہوتے ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ مطلب ہے کہ کھانے کی صورت دیکھتے ہی متلی آنے لگتی ہے۔ ویسا ہی پیاس کا حال ہے۔ لوٹے بھر بھر کے پئے جاؤ۔ اور پھر بھی پیاس نہیں بجھتی۔ اور بعض دفعہ اس قدر کم ہو جاتی ہے کہ پیاس محسوس ہی نہیں ہوتی۔

یاد رکھنا چاہئے کہ سرخ رنگ کی زیادتی بھوک اور پیاس کو بڑھاتی ہے۔ اور نیلے رنگ کی زیادتی ان کو کم کرتی ہے۔ جب یہ معلوم ہو گیا۔ تو علاج آسان ہے یعنی بھوک اور پیاس کی زیادتی میں تو نیلی بوتل کا پانی دینا چاہئیے۔ اور اگر بھوک اور پیاس کم ہو تو سرخ یا نارنجی بوتل کا پانی دینا ہوگا۔

بدہضمی یا ضعف معدہ۔ زندگی کے واسطے ہاضمہ نہایت ضروری ہے۔ بچوں میں یا ہاضمہ کی قوت بہت ہوتی ہے۔ اور جوانی میں بھی کافی ہوتی ہے۔ بڑھاپا آکر مرنے سے کچھ عرصہ پہلے یہ قوت بالکل جاتی رہتی ہے۔ اور جب بڑھاپے میں خوراک بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ تو معلوم کیا جا سکتا ہے کہ وہ شخص کتنے عرصہ تک اور زندہ رہیگا۔ اس ملک میں اکثر ۴۰ برس کی عمر کے پیچھے خوراک کم ہونی شروع ہوتی ہے۔ اور اگر اس کا علاج نہ کیا جاوے تو ساٹھ یا پینسٹھ برس کی عمر میں خاتمہ ہو جاتا ہے۔ البتہ اس ملک میں بھی بعضوں کا ہاضمہ بیاسی برس تک جوں کا توں رہتا ہے۔ اور ۸۰ یا ۹۰ برس تک زندہ رہتے ہیں۔

ضعف معدہ دو طرح پر ہوا کرتا ہے۔ ایک تو سرخ رنگ کی زیادتی سے اور ایک نیلے رنگ کی زیادتی سے۔ جن کو سرخ رنگ کی زیادتی سے ہوتا ہے وہ لاغر اور کمزور ہوا کرتے ہیں۔ اور جن کو نیلے رنگ کی زیادتی ہوتی ہے۔ وہ

عموماً موٹے ہوتے ہیں۔ سُرخ رنگ کی زیادتی کو گہرے نیلے رنگ کی بوتل کے پانی سے دور کرنا چاہیئے۔ یہ رنگ معدہ کی سوزش کو دور کر دیتا ہے اور ہاضمہ درست ہو جاتا ہے۔ چونکہ یہ بیماری دیرینہ ہوتی ہے۔ اس واسطے علاج بھی بتدریج ہونا چاہیئے۔ گہری نیلی بوتل کا پانی دن میں دو دفعہ پینا کافی ہوگا۔ اسی طرح ایک یا دو ماہ علاج کرنے سے بیماری بالکل جڑ سے جاتی رہتی ہے۔

ذہنی نیلے رنگ کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔ یہ بیماری بہت بیٹھے رہنے اور کم چلنے پھرنے سے ہوا کرتی ہے۔ نارنجی رنگ کی بوتل کا پانی پلانا چاہیئے۔ مگر اس کا بھی علاج بتدریج ہونا چاہیئے۔ یقین ہے۔ ایک ہفتہ اسی طرح کرنے سے جسم میں خون کی زیادتی ہونے لگے گی۔ دونوں حالتوں میں یعنی خواہ وہ بدہضمی سُرخ رنگ کی زیادتی سے ہو خواہ نیلے رنگ کی زیادتی سے ہو۔ جو پانی کہ ان مختلف حالتوں کے واسطے علاحدہ علاحدہ تجویز کیا گیا ہے۔ وہ بوقت یا خالی معدہ پینا چاہیئے۔ کیونکہ اس وقت زیادہ مؤثر ہوگا۔ اور جلدی آرام ہوگا۔ اور ساتھ ہی ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے کہ غذا خوب چبا کر کھانا چاہیئے۔ اور سادہ پانی جہانتک ہو سکے کم پینا چاہیئے۔ اور جب بھوک لگے تب ہی تھوڑی کرنی چاہیئے۔ کھانا کھا کر چلنا پھرنا نہیں ہونا چاہیئے۔ اور خوراک زود ہضم کھانی چاہیئے۔

موسم سرما میں انسان ایسی بیماریوں کو برداشت کر سکتا ہے۔ لہذا نارنجی رنگ کی بوتل کا پانی کھانے کے ساتھ بھی پینا بہت سود مند ہوتا ہے گویا موسم سرما میں آدھی چھٹانک پانی بجائے دو دفعہ کے چار دفعہ بھی پینا مفید ہوگا۔

Heart Burn یعنی کلیجہ میں جلن۔ یہ مرض بدہضمی کی علامت ہے اور اکثر بلغمی مزاج والے آدمیوں کو ہوا کرتا ہے۔ آدھی چھٹانک نارنجی بوتل کا پانی پینے سے آرام ہو جاتا ہے۔ جلن بند ہو جاتی ہے اور ہاضمہ اپنا کام ٹھیک ٹھیک کرنے لگتا ہے۔

Water Brash واٹر برش۔ یہ بھی بدہضمی سے ہوا کرتا ہے اس کا بھی علاج وہی ہے۔ جو اوپر کلیجہ جلنے کے واسطے لکھا گیا ہے۔

Eructation of wind ڈکاروں کا آنا۔ معدہ کی ہوا بعض دفعہ اوپر کو منہ کے رستہ سے نکلنا چاہتی ہے۔ اس کو ڈکار کہتے ہیں۔ کھانے کے بعد ایک ڈکار کا آنا اچھا ہے مگر خوراک ہضم ہونے کے وقت ڈکاریں آویں تو سمجھو کہ کچھ ہاضمہ میں کمی ہے۔ نارنجی بوتل کے پانی کی ایک خوراک پینے سے آرام ہو جاتا ہے۔ اور اگر ڈکاریں خالی پیٹ آویں اور ساتھ ہی بھوک بھی کم لگتی ہو۔ تو پیا تو نارنجی بوتل کے پانی سے آرام ہوگا۔ یا بعض دفعہ نیلی بوتل کے پانی سے۔ آدھی آدھی چھٹانک پانی تین تین گھنٹہ میں پینا چاہئے۔ تین خوراکوں سے یقین ہے آرام ہو جائیگا۔ اور پیٹ میں گڑگڑ ہونا بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ ہاضمہ درست نہیں ہے۔ اس میں بھی نارنجی بوتل کا پانی سودمند ہوتا ہے۔

متلی اور قے۔ چونکہ یہ مرض سرخ رنگ کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے۔ اس واسطے ہلکی نیلی بوتل کے پانی سے بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔ حاملہ عورت کو پہلے چار یا پانچ ماہ تک ہر روز صبح متلی آیا کرتی ہے۔ یہ شکایت بھی ہلکی نیلی بوتل کے پانی سے بہت کم ہو جاتی ہے۔

درد شکم۔ جو لوگ ضعف معدہ میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کو اکثر یہ درد رہتا ہے بعض دفعہ پیٹ میں ہوا بند ہو جاتی ہے۔ اور اس کا اخراج نہ ہونے کے باعث پیٹ میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ نارنجی بوتل کا پانی اس ہوا کو خارج کر دیتا ہے اور درد جاتا رہتا ہے۔ ضعف معدہ کے سبب پیٹ میں دائمی درد رہتا ہو تو گہری نیلی بوتل کے پانی سے آرام ہو جاتا ہے۔ مگر علاج آہستگی کے ساتھ کچھ عرصہ تک کرنا چاہئے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کھانے کے تین گھنٹہ بعد پیٹ پھول جاتا ہے۔ جس سے انسان کو بے چینی رہا کرتی ہے۔ یہ شکایت بھی نارنجی رنگ کی بوتل کے پانی سے دور ہو جاتی ہے۔ مگر دو ہفتہ تک اس پانی کا استعمال رہنا چاہئے۔

پیاس کی زیادتی۔ یہ بھی ہلکی نیلی بوتل کے پانی سے دور ہو جاتی ہے۔ دو دو گھنٹہ بعد ایک ایک خوراک پینی چاہئے۔ یقین ہے تین خوراکوں میں آرام ہو جائیگا۔

یرقان۔ اس میں انسان کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے۔ اور آنکھیں بھی بالکل

کے موافق پیلی ہو جاتی ہیں - اور دکھائی بھی پیلا ہی دینے لگتا ہے - ہلکی نیلی بوتل کے پانی سے اس مرض کو بہت جلد آرام ہو جاتا ہے - مگر اس پانی کی خوراک مرض کی سختی و کمی کے مطابق ہونی چاہیئے -

اسہال - گہری نیلی بوتل کے پانی سے یہ شکایت بہت جلد رفع ہو جاتی ہے -

قبض - جب جگر سست ہو جاتا ہے اور اپنا کام پوری طرح سے نہیں کرتا - تو قبض ہو جایا کرتا ہے - بہت بیٹھے رہنے سے بھی یہ شکایت ہو جاتی ہے - صبح و شام نارنجی رنگ کی بوتل کا پانی کچھ عرصہ تک پینا چاہیئے - بالکل یہ شکایت دور ہو جائیگی -

قولنج کا درد - ہلکی نیلی بوتل کا پانی اس کے واسطے نہایت ہی عمدہ ہے - دس دس منٹ میں آدھی آدھی چھٹانک پانی پینے سے ایک گھنٹہ میں بالکل آرام ہو جاتا ہے - بلکہ تین خوراک پانی کی دیکر طبیعت پر چھوڑ دینا چاہیئے - اپنے آپ ہی طبیعت صلاحیت پر آ جاویگی -

بواسیر - یہ دو قسم کی ہوتی ہے - ایک خونی - دوسری بادی - یہ بیماری یا تو بہت بیٹھے رہنے سے ہوتی ہے - یا دیرینہ قبض سے - یا حمل کے سبب سے - یا بکثرت گھوڑے کی سواری کرنے سے اور کبھی کبھی گرم اور بہت مصالحدار چیزوں کے کھانے سے بھی ہو جاتی ہے - بادی بواسیر کو نارنجی رنگ کی بوتل کے پانی سے آرام ہو جاتا ہے - [illegible] ہو جائیگا - اور بیماری کی شدت جاتی رہیگی - باہر نیلا پانی اور نیلی بوتل کا تیل لگانے سے بھی مریض کو آرام پہنچتا ہے - کیونکہ مسوں کا ورم اس سے دور ہو جاتا ہے - مگر خونی بواسیر کا علاج ابھی تک میرے ہاتھ سے کوئی نہیں ہوا ہے - مگر میں یقین کرتا ہوں کہ باہر کی طرف ہلکی نیلی بوتل کا پانی اور نیلی بوتل کا تیل لگانے سے کچھ نہ کچھ ضرور آرام پڑیگا مگر نارنجی رنگ کی بوتل کا پانی خونی بواسیر میں نہیں پینا چاہیئے - کیونکہ اس سے خون کی زیادتی ہو جاویگی اور انسان زیادہ کمزور ہو جائیگا -

انتڑیوں کی سوزش - یہ بیماری نہایت خطرناک ہے - مگر ہلکی نیلی بوتل کے پانی سے بہت آسانی کے ساتھ جاتی رہتی ہے - اس پانی کی خوراک مرض کی

شدت وکمی کے مطابق ہونی چاہیئے۔

پُرانی تلی کے مریض کو نیلی بوتل کا پانی پلانا اور تلی پر نیلی روشنی ڈالنا آرام کرتا ہے۔ جو اور کسی طرح سے آرام نہیں ہوتا۔

مثانہ کی بیماریاں

اعضائے بول کی بیماریاں

ورم گردہ۔ یہ سردی ریگ مثانہ یا کسی صدمہ پہنچنے کے سبب پیدا ہو جاتا ہے۔ جب ورم یا سوزش وغیرہ سردی یا صدمہ پہنچنے کے باعث سے ہو۔ تو مبتلا شدہ حصہ پر نیلی روشنی ڈالنے سے آرام ہو سکتا ہے۔ اور اگر ریگ مثانہ کے سبب سے ہو تو نارنجی روشنی ڈالنے سے ورم و سوزش بھی دور ہو جاوے گی اور گردوں سے ریگ بھی خارج ہو جاویگی۔

یہ بیان دلچسپ ہوگا۔ کہ میں نے درد گردہ کے ایک مریض کو اس علاج سے عجیب و غریب فائدہ پہنچایا ہے۔ ایک شخص کو سات برس کے عرصہ سے اس بیماری کی اکثر شکایت رہا کرتی تھی۔ ہر مہینہ میں دورہ درد ضرور ہی ہو جاتا تھا۔ اور یوں بھی صحت کچھ اچھی نہ رہتی تھی۔ میں نے اسے صلاح دی کہ نارنجی روشنی گردوں پر بطور خارجی علاج کے ڈالا کرے۔ اور پینے کے واسطے نارنجی بوتل کا پانی بطور دوا کے پیا کرے۔ تیسرے دن جب وہ پیشاب کرنے بیٹھا تو پیشاب کے ساتھ ریگ کی کثیر مقدار بھی خارج ہوئی۔ اور اس وقت سے اسکو درد گردہ سے مستقل طور سے صحت حاصل ہو گئی۔ میں نے دیگر مریضوں کو بھی جو اس قدر زیادہ کہنہ نہ تھے۔ اسی علاج سے بڑی کامیابی کے ساتھ اچھا کیا ہے۔

پیشاب آنے میں تکلیف ہوتا ہو تو ہلکے نیلی بوتل کے پانی کے استعمال

سے اچھا ہو سکتا ہے یعنی جو درد یا سوزش پیشاب آنے کے رستہ میں ہو گی۔ وہ سب اس پانی سے دور ہو جائیگی۔ ہلکی نیلی بوتل کے پانی سے اخراج رطوبت کو بہت مدد پہنچے گی۔ اور پیشاب زیادہ زیادہ مقدار میں آنے لگا جس سے تکلیف بالکل دور ہو جائے گی۔

پیشاب کا خود بخود نکل جانا۔ یہ بیماری بچوں میں عام ہے۔ یہ مثانہ کی کمزوری سے پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ بیماری کچھ خدانخواستہ خطرناک نہیں ہے۔ خود بخود اچھی ہو جاتی ہے۔ صرف احتیاط رکھنی چاہیے۔ کہ سونے سے پیشتر رقیق چیزیں مثل دودھ یا پانی استعمال نہ کی جاویں۔ مگر جب بیماری بالغ شخصوں میں پائی جائے تو اس کا کھونا کچھ آسان کام نہیں ہے۔ اعنوانی یا سبز رنگ کی روشنی مثانہ پر ڈالنے سے کمزوری جاتی رہیگی۔ اور مثانہ لچکدار اور زور کھانے کے قابل ہو جائیگا۔ جس کے باعث پیشاب کا خود بخود نکل جانا بند ہو جائیگا۔

آنکھ اور کان وغیرہ کی بیماریاں

آنکھیں دکھنی۔ یا آنکھوں میں درد یا ورم یا آشوب ہو جانا۔ ایسی تکلیفیں یا تو قواے ہضم کی خرابیوں یا اور بیماریوں کے سبب سے ہوتی ہیں۔ یا گشت نزلہ۔ جلانے والی روشنی دیکھنے سے ہوتی ہیں۔ اگر تکلیف کا باعث قواے ہاضمہ کا نقص ہے۔ تو ٹھنڈی اور سرد تاثیر چیزوں کا استعمال کرنا چاہیئے اور گرم تاثیر اور ثقیل چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ہلکے نیلے رنگ کی عینک لگانے سے سوزش و ورم وغیرہ دور ہو جائیگا۔ اگر نیلی روشنی تمام چہرہ پر ڈالی جائے تو بہت ہی مناسب و مفید ہو گا۔ مجھے ذاتی تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ یہ علاج بدہیوں یعنی کروں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں خود ان ردہیوں کی بیماری میں تین سال کے عرصہ تک مبتلا رہا۔ یہاں تک کہ میں نے ڈاکٹری کا علاج بھی کر دیکھا۔ بلکہ آنکھوں کے ڈھکن میں اندر کی طرف سے شگاف بھی دلوا لیا۔ مگر کچھ بھی افاقہ نہ ہوا۔ آخر میں نے

آسمانی رنگ کی عینک جس میں لالی تمام کو بھی نہ پائی جائے۔ روزانہ دو یا تین گھنٹہ کے واسطے لگانی شروع کی۔ اور آنکھوں۔ پلکوں اور سدھوں پر خوب روشنی جو پڑنے دی۔ کوئی دو ماہ کے عرصہ میں مجھے روہوں سے کامل نجات ہوگئی۔ اس قسم کے مریض کے واسطے ضروری ہے کہ صبح ہوا خوری کو جایا کرے اور قوائے ہاضمہ کو درست رکھے

ایک شخص کی آنکھ کے پردہ میں جو پتلی کے اوپر ہوتا ہے۔ زخم ہوگیا۔ اس نے تمام انگریزی علاج کر لئے اور کچھ بھی فایدہ نہ ہوا میں نے اسے صلاح دی کہ چار ششوں کی نیلی عینک لگایا کرے۔ اور اس ترکیب سے اسے بہت فایدہ ہوا۔ اور نیلی بوتل کا تیل آنکھوں کے اوپر باہر کی طرف لگانا بہت ہی فایدہ مند ہے۔

یہ نیلی روشنی زخم [illegible] چشم۔ آنکھوں کی سرخی اور گوہانجنی وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔

کان کا درد۔ کان میں درد سوزش یا ورم یا تو اس سبب سے ہو جاتا ہے کہ اندر [illegible] کوئی دانہ ہو جاتا ہے۔ یا [illegible] سبب سے ہو جاتا ہے کہ ٹھنڈ لگ جاتی ہے۔ [illegible] کو آرام و یکسوئی اور نیلی بوتل کے پانی [illegible] کان کے [illegible] جلد اچھا ہو جاتا ہے [illegible] کان کا [illegible] احتیاط رکھنی چاہیئے۔ کہ علاج بتدریج کیا جائے۔ اور جلدی نہ کی جائے۔ ورنہ ایکا ایکی سردی پہنچنے سے کان کی رگیں سخت ہو جائیں گی۔ اور مریض بہرہ ہو جائیگا۔

مرض طنین یعنی اونچا سننا۔ کانوں میں ایک قسم کی بھن بھناہٹ ہونا اور غیر حقیقی اور بھی آوازوں کا کانوں میں گونجنا۔ یہ مرض دماغ میں گرمی چڑھ جانے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اس بیماری میں چاہیئے کہ قبض کی شکایت نہ ہونے پاوے۔ اور اجابت کھل کر ہو جاوے۔ نیز پاؤں کو گرم رکھنے کی احتیاط رکھنی چاہیئے۔ جب پاؤں سرد ہوں تو دس منٹ تک [illegible] سونے کے وقت سے پیشتر سرد پانی [illegible] ڈالدینے چاہئیں۔ نیلی [illegible]

سر پر ڈالنے سے گرمی رفع ہو جائیگی۔ اور اس عمل کی پابندی سے صحت کی کامل توقع ہے۔

جلد کی بیماریاں

پھوڑے پھنسی نکلنا۔ اگر پھوڑے پھنسی ہرتے پھرتے ہوں یعنی کبھی کہیں ہو گئے اور کبھی کہیں۔ تو اس صورت میں سبز روشنی ڈالنے سے بہت جلد آرام ہو سکتا ہے۔ میرے ایک شاگرد نے بیان کیا کہ علیگڈھ کے ایک تحصیلدار صاحب کو ایک پھوڑے نے سخت تکلیف دی ہوئی تھی۔ اگر انگریزی علاج کیا جاتا۔ تو کم سے کم چار روز تک کچھ صورت آرام کی ہوتی۔ مگر میں نے اس پھوڑے کو سبز روشنی ڈالنے کے ذریعہ سے ۴۸ منٹ کے عرصہ میں اچھا کر دیا۔ [illegible] تجربہ کیا ہے۔ سبز روشنی اول تو سارے مواد کو باہر کھینچ لیتی ہے۔ اور بعد میں پیپ کو گوشت بنا دیتی ہے۔ اور زخم کو اچھا کر کے اس کے اوپر نئی جلد لے آتی ہے۔

تھوڑا عرصہ گزرا کہ مجھے ایک عورت کے علاج کرنے کا اتفاق ہوا جس کے [illegible] کے قریب ایک بہت بڑا پھوڑا ہو گیا تھا پہلے تو میں نے اس کو [illegible] بوتل کے پانی کا [illegible] کیا تین ہی روز باندھنے سے [illegible] بہت چھوٹا سا رہ گیا۔ اس سکڑاؤ سے پھوڑا پھٹ گیا۔ اور کوئی ڈیڑھ سیر کے قریب مواد نکلا۔ اور پھر کپڑا باندھنے ہی سے ایک ہفتہ میں اس کو بالکل آرام ہو گیا۔ اسی طرح ایک مرتبہ تجربہ میں آیا کہ ایک شخص کی تمام ران سوج گئی تھی۔ اور ڈاکٹر ولسن نے اسے صلاح دی کہ شگاف دلوا لے۔ اگرچہ اس کو اس قدر تکلیف و بےچینی تھی مگر آرام کے ساتھ حلق سے کھانا بھی نہ اتار سکتا تھا۔ تو بھی وہ شگاف دلوانے پر رضامند نہ ہوا۔ ہر رات کو دو گھنٹے تک نیلی روشنی ڈالنے سے ایک ہفتہ میں ورم [illegible] بالکل اچھا ہو گیا۔ اور پھوڑا جاتا رہا۔

سر میں سارش ہو جاتی ہے۔ یہ بیماری خاص طور سے بچوں میں پائی جاتی ہے۔

اور ہلکی نیلی بوتل کے پانی سے دھونے اور نیلی روشنی کے ڈالنے اور نیلی بوتل کے تیل کو سر پر ملنے سے بیماری بہت آسانی کے ساتھ رفع ہو سکتی ہے۔

زخم - خواہ کسی قسم کا زخم ہو۔ سبز روشنی اچھا کر دیگی۔ اگرچہ معالجہ ذرا دیر طلب ہے۔ اور وقفہ لگے گا۔

خارش یا کھجلی - ہلکی نیلی بوتل کے پانی سے دھونا اور نیلی روشنی جسم پر ڈالنا اور نیلی بوتل کا تیل ملنا سب سے عمدہ علاج ہے۔ مریض کو کم سے کم دو گھنٹہ تک روز نیلی روشنی میں بیٹھنا چاہیئے۔

متفرق امراض

نکسیر جاری ہونا - ہلکی نیلی بوتل کے پانی سے ناس لینا یعنی پانی کو ناک میں چڑھانا خون بہنے کو بند کر دیگا۔ بشرطیکہ نکسیر خون کی زیادتی اور زور ہونے کے باعث جاری ہوتی ہو۔ لیکن اگر نکسیر کا چھوٹنا مستوں کے سبب ہے - تو صرف پانی ناک میں چڑھانا ہی کافی نہیں۔ اگر کسی شخص کو نکسیر چھوٹنے کی عادت ہے تو رات کے وقت ہلکی نیلی بوتل کے پانی کی ایک خوراک پی لیا کرے۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے مستقل صحت ہو جاویگی۔

دل دھڑکنا - مریض ہلکی نیلی بوتل کے پانی پینے سے جاتا رہتا ہے

کٹ جانا یا چھلن یا جل جانا - ہلکی نیلی بوتل کے پانی کا بن کپڑا باندھنے سے یا نیلی بوتل کا تیل لگانے سے اچھے ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ یوں تو سادے پانی کا بن کپڑا باندھنا بھی مفید ہوتا ہے۔ مگر ہلکی نیلی بوتل کے پانی کا بن کپڑا باندھنے سے جلن بہت جلد جاتی رہتی ہے۔ اور کم وقت میں گرمی جذب کر کے آرام کر دیتا ہے۔

کیڑے مکوڑوں یعنی حشرات الارض کا کاٹنا - ان کے کاٹنے کے لئے ہلکی نیلی بوتل کا پانی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ یہ گرمی اور زہر کو فوراً جذب کر لیتا ہے اور فوراً ہی آرام آ جاتا ہے۔ اگر سوجن چڑھ چکی ہو تو ورم شدہ حصہ پر نیلی روشنی ڈالنے سے سوجن زیادہ بڑھنے نہ پائیگی۔

باب ہشتم

خاص عورات کی بیماریاں

حیض کا رُک جانا۔ اس کے بہت سے مختلف اسباب ہیں۔ ایام ماہواری یا تو سردی کے سبب سے بند ہو جاتے ہیں۔ یا ایام آنے کے مقررہ وقت سے پہلے کسی قسم کا صدمہ پہنچنے سے بھی رک جاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں یہ بیماری خلقی بھی ہوتی ہے۔ ہر صورت میں معالجہ آسان اور سادہ ہے۔ نارنجی بوتل کا پانی ہر صبح ایک خوراک پینے سے چندروز میں بالکل جاتا رہتا ہے یعنی شفا ہو جاتی ہے۔ اگر مرض خلقی ہے تو دو ماہ تک علاج ہونا چاہئے۔

حیض کا تکلیف سے آنا۔ یہ بھی نارنجی رنگ کی بوتل کے پانی کے استعمال سے رفع ہو سکتا ہے۔ ایام حیض سے کچھ عرصہ پیشتر یہ پانی پینا شروع کریں۔ اور دوران حیض میں بھی جاری رکھیں۔

حسبہ یان حیض۔ یہ نیلی بوتل کے پانی پلانے سے روکا جا سکتا ہے۔ خوراک کی مقدار حسب ضرورت اور مرض کی صورت کے مطابق ہونی چاہیے۔ اگر خون بکثرت جاری ہو۔ تو نیلے پانی کا بن کپڑا زیر ناف باندھ دو عجیب وغریب فائدہ ظہور پذیر ہوگا۔ ایک بیچاری عورت اس مرض کے باعث سخت تکلیف میں مبتلا تھی۔ ۲۴ گھنٹے کے عرصہ میں قریب ۵ سیر خون اس کے جسم سے نکل چکا تھا۔ گویا خون کی ایک ندی اس کے اندام خاص سے جاری تھی۔ اس عورت کو ہر دس منٹ کے بعد ایک اونس ہلکی نیلی بوتل کا پانی پلایا گیا۔ اور بن کپڑا بھی حسب ترکیب مذکورہ باندھا گیا۔ اور اس پر نیلی بوتل کا پانی بار بار ٹپکایا جاتا تھا۔

وہ خون کی ندی تو بند ہو گئی اور بوند بوند خون آنے لگا۔ آدھ ہی گھنٹہ میں اس کو بھی آرام ہو گیا۔ ایسی صورتوں میں جبکہ مرض اس قدر خطرناک نہ تھا۔ تو زیر ناف نیلی روشنی ڈالنے سے بھی صحت حاصل ہو گئی ہے۔ نیلی روشنی ڈالنے کے طریقہ کو جاڑے کے موسم میں کام میں لایا گیا۔ جبکہ تر گدی کا رکھنا اور پن کپڑا باندھنا بہت ناگوار ہوتا ہے۔

حبس بیان سفید۔ یعنی سفید پانی کا جاری ہو جانا بھی عموماً ہلکی نیلی بوتل کے پانی کے استعمال سے رک جاتا ہے۔

امراض دوران حمل

حمل کے دوران میں عورتوں کو بہت سی بیماریاں ہو جایا کرتی ہیں۔ اور وہ سب نیلی بوتل کے پانی [illegible] سے دور ہو جاتی ہیں۔ حاملہ عورت کو جو صبح صبح کچھ طبیعت کی بدمزگی ہو جاتی ہے۔ اس میں بھی نیلی بوتل کے پانی پینے سے آرام ہو جاتا ہے۔

حمل [illegible] یعنی ظاہرا حمل معلوم ہو۔ اور درحقیقت حمل نہ ہو۔ یہ بیماری نارنجی بوتل کا پانی استعمال کرنے سے دور ہو جاتی ہے۔ مہینہ دو مہینہ ایک اونس پانی [illegible] دونوں وقت دیا جائے تو صحت ہو جائیگی۔

ہسٹریا۔ یہ [illegible] رحم کی [illegible] حالت پر نہ رہنے سے ہوتا ہے۔ بعض عورتوں کو [illegible] بجائے تین دن کے تین ہی یوم میں حیض جاری ہو جاتا ہے اور بعض کو بجائے مہینے کے ڈیڑھ مہینے میں ہوا کرتا ہے حیض کی کمی اور بیشی دونوں یہ ظاہر کرتی ہیں۔ کہ رحم درست حالت پر نہیں ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اگر زیادتی حیض ہو تو نیلا رنگ استعمال کرو۔ اور اگر کمی حیض ہو۔ تو نارنجی رنگ کام میں لاؤ۔ تاکہ حیض ماہ بماہ باقاعدہ ہونے لگے۔ جب رحم درست حالت پر نہیں ہے تو اس کی تبخیر معدہ کو اور معدہ سے دماغ کو چڑھتی ہے۔ جس سے بے ہوشی بھی ہو جاتی ہے۔ اور ہچکیاں [illegible] گھبراہٹ محسوس ہونے لگتی ہے۔ ایسی حالت میں ایک مریضہ مریض کو میرے چچا [illegible] کشمیری ناتھ صاحب

اسسٹنٹ انجینئر نے آرام کیا۔ جس کی تفصیل بہ علاج ذیل میں درج ہے

علامات مرض (۱) سر اور کان بھاری رہتے تھے۔ (۲) ہاتھ پاؤں گشتہ
معلوم ہوتے تھے۔ (۳) خواب میں کبھی کوئی مرد دکھائی دے جاتا تھا۔ اور
کبھی کوئی لال کپڑے والی عورت۔ (۴) جب دورہ ہوتا تھا۔ تو اس وقت
اگر ہنسنے لگتی۔ تو گھنٹوں ہنستی رہتی تھی۔ اور اگر رونا شروع ہو گیا۔ تو گھنٹوں
روتے ہی گذر جاتی تھی۔ (۵) اور جب سخت دورہ ہوتا۔ تو اس قدر اس میں
زور آجاتا تھا۔ کہ دو آدمی مشکل سے ہی اس کو سنبھال سکتے تھے۔ اور پھر جو بے ہوشی ہوتی
تو وہ دو دن تک مردے کی مثال پڑی رہتی۔ (۶) اس کے رشتہ داروں
نے بہت سیانوں اور ملاؤں سے جھڑوایا مگر آرام نہ ہوا۔ وہ آسیب
خیال کرتے تھے۔ (۷) پیر اس کے ٹھنڈے رہتے تھے۔ اور (۸) حیض بجائے
تیس دن کے بیس ہی دن بعد ہو جایا کرتا تھا۔ اور بلکہ چار روز تک جاری رہتا
(۹) اور چپا بھی پڑتا تھا یعنی جریان سفید کی بھی شکایت تھی۔ (۱۰) اور بے ہوشی
کی حالت میں اس کو بلاتے تھے۔ تو وہ کبھی کہتی۔ کہ میں فلانی ہوں اور فلاں
جگہ جا رہی تھی [illegible] وقت سے میں اس کے ساتھ ہوں۔ اور اس کو ہرگز
نہ چھوڑوں گی۔ مختصر یہ کہ [illegible] سامان سارے [illegible] کے ختم ہو گئے تھے۔ (۱۱) عمر تقریباً
۱۷ سال جسم [illegible] رنگ زرد۔ آنکھوں کی پتلی
پھیلی ہوئی۔ پیشاب کا رنگ [illegible] قبض کی کچھ شکایت۔

علاج۔ نیلے شیشے کی روشنی روزانہ آدھ گھنٹہ سر پر ڈالی گئی۔ گہری نیلی بوتل
کا پانی دن میں تین چار بار پلایا گیا۔ اور ہلکی نیلی بوتل کے پانی کی پٹی کپڑا زیر ناف
رکھا گیا۔ اور شام کو ٹھنڈے پانی میں پانچ منٹ تک پیر رکھوائے گئے۔ اور
ہلکی نیلی بوتل میں سرسوں کا تیل چالیس روز تک دھوپ میں رکھا ہوا اس
کے پشت سر پر ملوایا گیا۔ اور کچھ تھوڑی بہت مسمرک ہیلنگ سے مدد لی گئی۔
ایک ہفتہ میں کافی شفا ہو گئی۔ بدن میں جان بھی آگئی۔ گھر کا کام کاج بھی
کرنے لگی۔ خوف بے ہوشی بھی جاتی رہی۔ گویا جو اس کے اوپر ہسٹیریا کی بیماری
کا بھوت چڑھا ہوا تھا۔ وہ اس علاج سے بھاگ گیا۔ اب نہ اس کا کوئی گلا

گھونٹتا ہے۔ ورنہ اس کے کوئی سر پر آتا ہے۔

جو اس کے بعد اور علاج اسی مرض کے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک اور ترکیب کی گئی تھی جس سے نہایت فائدہ ہوا ہے۔ اس واسطے اس کا اس جگہ لکھ دینا نہایت ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ رحم کو ہلکی نیلی بوتل کے پانی سے بذریعہ Fountain Syringe کے دن میں دو دفعہ دو دو بوتل پانی سے دھویا گیا۔ جس سے مریضوں کو بہت ہی جلدی آرام ہو گیا۔

تنبیہ - یہ یاد رہے کہ مرض مذکورہ بالا حیض کی زیادتی کا تھا۔ اس واسطے نیلا رنگ استعمال کیا گیا۔ اگر یہی مرض کمی حیض کے باعث ہو۔ تو نارنجی رنگ کام میں لایا جاتا۔ مگر سر پر روشنی پھر بھی نیلی ہی ڈالی جاتی۔

مختلف بیماریاں

آتشک - نیلی بوتل کا پانی پینا اور نیلی روشنی میں بیٹھنا شفا بخشتا ہے۔

اودھر بگ - سرخ بوتل کا پانی پینا و سرخ روشنی ڈلوانا شفا بخشتا ہے۔

سانس جو بچوں کو ہو جاتا ہے - سرخ بوتل کا پانی پینے سے آرام ہو جاتا ہے۔

آشوب چشم - نیلی بوتل کے پانی سے دھونا چاہیے۔ اور چھینٹے مارنے چاہئیں۔ اور نیلی بوتل کا پانی ... کی طرف لگانا چاہیے۔

زخم گلو و چھالے - نیلی بوتل کا پانی پینا اور کلیاں کرنی چاہئیں۔

سوزاک - نیلا پانی پلانے سے اور نیلی روشنی ڈلوانے سے آرام ہو جاتا ہے۔

بچوں کا جونک چونک پڑنا - نیلی بوتل کا پانی پلانا چاہیے۔

پھیپھڑوں کی وہ تمام بیماریاں جو سردی سے پیدا ہوتی ہیں۔ دل کا بیٹھنا - سرخ بوتل کا پانی پینا و سرخ روشنی ڈالنا بہتر ہوگا۔

لقوہ - اس کی تشخیص نا صحت ہر روز دو گھنٹہ سرخ روشنی میں بیٹھنا چاہیے۔ پسینہ آئیگا۔ بدن گھل جائیگا۔ تیز سرخ پانی پینا بھی واجب ہے۔

خیراتی ہسپتال ہومیوپیتھی کا کفیوزو فیکل سوسائیٹی کے متعلق کھول رکھا ہے انہوں نے میری صلاح سے اس مرض طاعون کا علاج رنگوں کے ذریعہ سے کیا۔ اور بہت آدمیوں کو فائدہ پہنچایا۔ اور یہ مرض ابھی تک ہندوستان میں نہ صرف موجود ہے بلکہ پھیلتا جاتا ہے۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ترکیب علاج مفصل طور پر اس رسالہ میں لکھ دی جاوے۔

وہ ترکیب یہ ہے۔ جب بخار ہو جائے تو ہلکی نیلی بوتل کا پانی آدھی آدھی چھٹانک آدھ آدھ گھنٹہ میں پلانا چاہئے۔ جوں جوں بخار ہلکا ہوتا جاوے۔ اسی طرح آدھ آدھ گھنٹہ کی بجائے گھنٹہ گھنٹہ ٹھہر کر یہ پانی پلانا چاہئے۔ اسی طرح کئی روز تک یہ پانی متواتر پلایا جائے۔ حتیٰ کہ بخار بالکل اتر جاوے

اور اگر سر میں درد بھی ساتھ ہو۔ تو ذریعہ آتشیں نیلی روشنی سر پر ڈالنی چاہئے۔ اس سے درد کم ہوتا چلا جائیگا۔ بالفرض اگر اس روشنی سے پورے طور پر سر کے درد کو آرام نہ ہو۔ تو اگر کسی کے پاس ہلکی نیلی بوتل کا تیل تیار رہو تو وہ سر پر مل دینا چاہئے۔ بہت جلدی سر کے درد میں تخفیف ہو جاویگی۔ ہلکی نیلی بوتل کا تیل جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اس طرح تیار کیا جاتا ہے۔ کہ ایک ہلکی نیلی بوتل [illegible] کا تیل بھر کر بیس یا پچیس روز تک دھوپ میں رکھا رہے [illegible] زیادہ دھوپ میں رکھا رہیگا۔ اتنا ہی [illegible]۔

اور اگر بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی بغل میں یا زیر ناف ہو گئی ہوں۔ تو ان گلٹیوں پر نیلی روشنی دو دو چار چار گھنٹہ تک متواتر ڈالنی چاہئے۔ وہ اس طرح کہ ایک دو چار انچ کا آتشی شیشہ لے لو۔ اس شیشے کو نیلے شیشے پر رکھو۔ اور دونوں کو اٹھا کر لمبے موقعہ پر تمام او یعنی پکڑ کر رکھو کہ آپ میں سے سورج کی شعاعیں گذر کر گلٹی کے اوپر روپیہ کے برابر پڑیں۔ ایسا نہ کرنا کہ آتشی شیشہ کی ساری روشنی گلٹی کے اوپر ایک نقطہ میں جمع ہو جاوے اگر ایسا کرو گے تو شاید کھال جل جاویگی۔ گویا آتشی شیشہ کے ذریعہ سے نیلے شیشے کی تیلی ہوئی روشنی گلٹی کے اوپر ایک روپیہ کے برابر جگہ میں

جمع کر دینا ہے۔ تاکہ جلدی اثر ہووے۔ دن میں تو سورج کی کرنوں سے کام لیا جاوے۔ اور رات کو اچھی تیز روشنی والے لیمپ سے۔ اس طرح نیلی روشنی ڈالنے سے گلٹیاں بیٹھ جائینگی۔ اور درد جاتا رہیگا

اگر ساتھ ہی ہلکی نیلی بوتل کا تیار شدہ تیل کچھ گلٹیوں پر ملا جاوے تو بہت ہی جلدی آرام ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ تو آتشی شیشہ مل سکتا ہو۔ اور نہ نیلی بوتل کا تیل تیار ہو تو صرف نیلے شیشے میں سے سورج کی شعاعیں گذار کر گلٹیوں پر ڈالنی چاہئیں۔ اور ہلکی نیلی بوتل کے پانی میں کپڑا تر کر کے ان پر رکھنا چاہئے۔ اس سے بھی اچھا فائدہ ہو جائیگا۔

اور اگر گلٹیوں کو چیرا دلوا دیا گیا ہے۔ تو صبح و شام جب پٹی کھولی جاوے اس وقت سبز یعنی سبز شیشہ کی روشنی یا تو آتشی شیشہ کے ساتھ یا ویسی ہی آدھ گھنٹہ تک ڈالنی چاہئے۔ اور اگر سبز بوتل میں کڑوا تیل بیس یا پچیس روز کا دھوپ میں رکھا ہوا تیار ہو۔ تو وہ زخم پر پھویا کے یعنی لگا کے پٹی باندھ دینی چاہئے۔ اس سبز روشنی اور سبز بوتل کے تیل سے زخم جلد جلد بھر جائیگا۔

مسٹر [illegible] لکھتے ہیں کہ [illegible] اس جگہ بمبئی میں اور نیز بندورہ میں گئے ہی [illegible] کو اس علاج سے آرام کیا ہے۔

جس جگہ کہ یہ مرض [illegible] وہاں کے بھلے چنگے آدمیوں کو بھی چاہئے کہ رات کو سوتے وقت ہر روز ہلکی نیلی بوتل کا پانی آدھی چھٹانک پی لیا کریں۔ تو اس نامراد مرض سے محفوظ رہیں گے ۔

تمام شد